

جلد اول فتاویٰ اویسیہ



ترتیب: شیخ الغنیر والحدیث استاذ العلماء وشمس التحریر
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ العالی

بابنامہ:

امجد مدنی (بفرزون)

ناشر: صدیقی پبلشرز (کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتاویٰ اویسیہ جلد اول

از

فقہ المعاصر علامہ مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی (دامت برکاتہم العالیہ)

ناشر

صدیقی پبلشرز کمپن جوہر کراچی

فون: 0300-2292637

انہوں سے کہنا پڑتا ہے کہ انہیں جو شخص فتنہ کی وجہ سے گمراہ کرنا میں پڑا ہے وہ خود کو متفق ٹھہرانے شروع ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایسے گمراہ مصلحتی اور فکری مجتہد تحقیق کے حادہ پر دینی مسائل میں غور و خوض کرتے ہیں تو لازماً قیاداروں کی کھاتے ہیں جو امت کی رائے کو تسلیم کرنے اور ان میں انتشار پھیلانے کا باعث بنتی ہیں انہیں چاہئے کہ شہادت اور کلامی کے پیش میں اپنی آخرت کو نہ بھولیں حالانکہ ان میں ایک مصلحتی کو چاہیے کہ فتنی کھیتے وقت مصلحت عامہ کو پیش نظر رکھتے اور معاملہ صرف کا مخصوص مسئلہ نہ کہ مصلحت پر (سوائے مخصوص حالات کے) فتنی دینے سے گریز کرتا رہے اور ہمیشہ فتنی پر فتنی کے مختلف قیام مسائل کی صورت میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول کو ترجیح دے اور امام صاحب رضی اللہ عنہ کا قول نہ ہونے کی صورت میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول کو بطور دلیل پیش کرے۔ ایک ہی مسئلہ میں امام اعظم رضی اللہ عنہ اور صاحبین کے مابین اختلاف کی صورت میں دلیل اقویٰ کا اعتبار کرے۔ جب تک کسی مسئلہ کے متعلق صحت و نزاع نہ ہو اس وقت تک اس پر فتنی کو قیام نہ دینا صریح ہے۔ نیز یہ بات ہے کہ بطور دلیل کے نزدیکی نہ کرے۔ ایسا نہ کہ عرف کا اعتبار کرتے ہوئے مخصوص شہر کے مقلدین کا نزدیک کرنے میں حرج نہیں فتنی نہایت مشکل انداز میں تھمتے تاکہ مستحق مکمل طور پر اسے سمجھ سکے قرآنی آیات و احادیث اور دینی جہالت کا ترسہ لازمی کھیتے غیر ضروری طور سے وہاں سے گریز کرے اور سب سے اہم ترین بات یہ کہ زمانے کے خشک و قراٹے فتنی کا گھانا ہونا کہ اسے لوگوں کے عرف و معاملہ کی تجربی رائے پر شرع و عقیدہ امام مصلحتی میں بے گمانہ نہ فرما دے (میں چھل مائل و مانع فہم حائل یعنی جو شخص اصل زمانہ کے متعلق نہیں جانتا وہ جانتا ہے۔

فتویٰ میں ہمیشہ ایسے علمائے کرام اور مفتیین کا ذکر ہے جن سے میں نے ہمیشہ فتنہ پروری اور عداوت کا حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے اپنے گروہ پرورش کے حالات سے بھی خوب آگاہی ہو سکی ہے۔ صدیق اقصیٰ میں گناہوں کے ذرائع میں ایسے مفتیین کرام کی تعداد چندہوں میں اچھی ہے۔ انہوں نے شرارتی چالیں پس لائے ان حالات میں یہ ضروری ہو گیا ہے کہ قتل کرنا بہترین مفتی صاحبان کے کوئی ذات و کتابتِ عقل میں ممنوع قرار دیا جائے تاکہ آئے والی نفسیں ان سے راہ چھانی کا حاصل کریں اور صحیح دینی احکام جان سکیں۔ وہ نام نہاد مفتی صاحبان اسلامی احکام کی اصل عقل و صورت سے مستخرج کر کے کہیں بھی لے نہیں لے سکتے۔ قتل و غارتگری کا بہترین افسانہ (مجموعہ اللہ عز و جل) کی کتاب کو از سر نو جہالت کر دے گا کہ بہتر انداز میں پیش کیا جاوے۔ ایسے علمائے کرام کو کسی کتاب ایسی بھی جس میں جو سو سال گزر جائے کے بعد جو آج تک شائع کے سر

طے میں داخل نہ ہو سکیں حالہ اسلام کی عظیم ترین اور کثیر التعداد شخصیت شیخ القرآن والدہ سے فیض غلبہ
امت حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اسی دامت برکاتہم العالیہ کے بڑا دراصل صفحات پر مشتمل فتاویٰ اویسیہ کا
شمار بھی انہیں کتب میں دیا جا رہا ہے بقول حضرت فیض ملت مدظلہ العالی یہ شمارہ فتاویٰ جات آخر عظیم جلد اول
پر مشتمل ہے والدہ مدظلہ کی وجہ سے اصل ایک طویل انتظار کے بعد اس عظیم مجموعہ فتاویٰ کی اشاعت کا وقت آن پہنچا ہے
الحال "صدیقی پبلشرز" کراچی کے ساتھ ان سے فتاویٰ اویسیہ کی پہلی جلد منظر عام پر لائی گئی ہے جو اعتقاداً پر آپ
نبی سے فتاویٰ اویسیہ یا اہلک وشریکہ اگر افتدہ انسانیت کے جواری مثال آپ سے یہ بدو اصول خزانہ ہے جس میں
آپ پر قسم کے اصول مرقوم ہو جو آپ کہیں گے یہ وہ جگہ سے ہے جو یک وقت سرحد، حدیث، فقہ، کلام، منطق و فلسفہ
اور صرف و نحویت منجبتہ پھولوں پر مشتمل ہے جن کی خوشبودار منطوق و معانی کا قاری کو خاص کے لئے کیسا منفید ثابت
ہوگا مولانا اس کی کلمات کے پیش نظر نہایت سہل انداز اپنایا گیا ہے قیہ ضرورتی بحث اور طوائف سے قصداً گریز
کیا گیا ہے لیکن جہاں ضرورت محسوس کی گئی وہاں دلائل کے اعتبار لگائے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی

حضرت فیض ملت مولانا فیاض احمد اہلبی مدظلہ العالی نے علم فقہ سراج الامت حضرت علامہ مولانا سراج احمد رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا ہے جبکہ اقدار کی تربیت محدث اعظم مولانا سارود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توفیق کا نتیجہ ہے۔ یہ دونوں مبارک ہفتیاں ہمارے لئے سُنَد کا دایرہ گنج ہیں جو یکجا دہشت فیض ملت کی ذات مبارک کا محتاج تعارف جنس سے مختلف علوم و فنون پر مشتمل آپ کی تصانیف کی طویل فہرست آپ کے علمی مقام و مرتبہ اور جلالِ کامنہ بیانِ ثبوت میں آپ کی ذات یقیناً ہمارے لئے سرمایہ فخر ہے آپ یادگار سلف کی نسبت میں ہماری تہنیتی پر کارِ نجیب خود اہلِ سادہ شخصیت کے معاملہ میں اہلِ سادگی بھی ایسی کہیں کی بھی ملاقات کا شرف پانے والا ہوتے ہے کہ سندہ میں ذوقِ بائے آپ عالمِ اسلام کی دودادِ شخصیت ہیں جنکی تصانیف و تالیفات کی تعداد تین ہزار کے لگ بھگ پہنچ چکی ہے اور یہ سلسلہ ابھی حالِ جاری ہے اللہ عزوجل انھیں نیکو سے محفوظ فرمائے ان کا عمر بڑھے اور ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے اور ان سے نرا دوسرے زیادہ مسلک، مینھنتر، اہلسنت و جماعت کی خدمت لیتا رہے۔

آمین بجا دے آمین

حالات زندگی

تعلیق بین وہابی فریضہ ہے جس کے لیے اللہ رب اعزاز جل نے تم ویش ایک لاکھ پچیس ہزار انبیاء و
رسل مبعوث فرمائے سب سے آخر میں حضور سرور کائنات ﷺ کو بھیجا۔ آپ ﷺ خاتم النبیین کی کر
تشریف لائے اور جل نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا آپ ﷺ کے بعد رشد و ہدایت کا یہ
سلسلہ شخصیت رہا، انبیاء، صلحہ اسلام آپ کی امت کے حامی، چاروی رکھا اور سبکی وہ امتیازی صفت ہے جو
آپ ﷺ کی امت کی وجہ افضلیت تھیں۔ چنانچہ قرآن پاک جس ارشاد باری تعالیٰ ہے
کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْخَيْرَاتُ لَأَعْرِضْتُمْ لُصَالِحِ الْمُصَلِّينَ وَالْمُتَّقِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُؤْمِنَاتِ
(پارہ ۲: سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴)

ترجمہ۔ کھڑا ایمان تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو تم لوگوں میں ظاہر ہویں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ عزوجل پر ایمان رکھتے ہو۔"

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس کا حق ادا کرتے ہیں، صرف عمل میں کیونکہ یہ معاہدہ میں ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتا، بلکہ یہ رب کا نجات عطا ہونے کا فعل رحمت پر منحصر ہے کہ جسے چاہے اس عقیم فریضہ کی خدمات کے لیے منتخب فرمائے۔ امام اعظم امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فقہاء امام بخاری و امام مسلم رحمہ اللہ میں امام غزالی و امام علی بن ابی حمزہ رحمہ اللہ جیسے سو فیاضی حضرت علیہ الرحمۃ الزمان و امیر اہلسنت و ارجل العالی جیسے چوڑا و مستور علی پارکاوہ میں جنہیں تبلیغ دین کے لیے منتخب فرمایا گیا۔ یہ آسمان رحمہ و ہدایت کے، و درخشندہ ستارے ہیں جن کی ادنی خدمات سے ایک دنیا مستفید ہوتی چلی آ رہی ہے۔ انہیں میں سے ایک حکیم ہستی عالم اسلام کی معزز ترین شخصیت شہداء شہیرہ رحمہ اللہ ہے، باقیہ انصاف محض دور میں حضور فیض ملت الٰہی، دایع الصانع مولا کا مطلق فیض احمد اوکسی وامت پر کا حکم العالی کی تہذیب دینا کے اسلام آپ سے بخوبی واقف ہے آپ کی خدمات اسلامیہ مثلاً آقا حب و اہلباب میں جس کی کرنوں اور فیاض شہیدان سے آئندہ ہم ملوث و مستفید ہوتے ہیں اس کی مجلس ائمہ دار و حکیم شہیدان بھی کبھی اور نہیں کبھی رہی یہ اہل حق ہیں۔

بزمیوں سال زمیں ایسی ہے نورانی یہ روتی ہے

بڑی مشکوک سے ہوتا ہے جنہیں میں دیکھ رہا ہوں

آج کی دنیا نہایت اور کارنامے اس قدر یاد دہیں کہ ان کی تفصیل لکھنے کے لئے دفتر درکار ہو گئے۔ مختصر طور پر آپ کا تعارف حسب ذیل ہے۔

اسم گرامی:

ابو الصالح مطلق فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

اور جو اس نے آپ کی کنیت ہے جبکہ کوئی نسبت بطریقیت نہیں۔ نہ عائشہؓ اور صلحہ خنیؓ ہیں
والدہ امی کا نام مولانا نور احمد صاحب ہے جو عمر، رسول اللہ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہے ہیں
اور یہ وہ خاندان ہے جو ابتداء ہی سے علم کا گہوارہ ہے چارے بابے جو کہ چیدہ و چیدہ خاندانوں کی کا خاصہ ہے۔

ولادت با سعادت !

حضرت فیض ملت (۱۳۵۲ھ بمطابق ۱۹۳۲ء) کو اعلیٰ ترین یار خان کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے، جسکی پسماندگی کا یہ فیصلہ تھا کہ گردو پیش کے لوگ اس کے نام سے بھی واقف تھے۔ لیکن حضور فیض ملت کے دم قدم سے اس گاؤں کی شہرت پاکستان بھر میں تکیہ دینا پھر میں پہنچی گردی اس گاؤں کا موجودہ نام حضور فیض ملت نے شہر اور عظیمتر سے مولانا حامد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمن اور اپنے دادا مرحوم مولانا محمد حامد میاں علیہ الرحمہ کی نسبت سے حامد آباد تجویز فرمایا ہے۔ اب سبکی نام عوام میں رائج اور مشہور ہو چکا ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ ایک عالم باعمل اور صوفی باحضانہ زبان سے جاری ہوا ہے۔ رب کائنات عزوجل نے اس بابرکت نام کی خلعت مقبولیت سے نوازا ہے ہونے زبان خلق پر جاری فرمایا۔

تعلیم و تربیت اور نصیحت طریقت

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ جبکہ حفظ قرآن کے سعادت حاصل کرنے کے بعد علوم عربیہ کے حصول پر توجہ فرمائی۔ اس سلسلہ میں مولانا حاجی خورشید صاحب - مولانا غلام اکبر صاحب - اور سراج المتقیا مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر تکلف کے مدارج طے فرمائے۔ بعد ازاں دورہ حدیث کیلئے محدث اعظم مولانا سید وارجمحمد چشتی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ دورہ حدیث کے علاوہ آپ نے فتاویٰ نویسی کی عملی تربیت بھی یہیں سے حاصل کی۔ سلسلہ اوقات کے اعتبار سے آپ حضرت خواجہ ابی میاں محمد الدین اویسی مدظلہ العالی سے شرف بیعت رکھتے ہیں۔ علاوہ

ازیں شہزادہ اعلیٰ حضرت سے لے کر اعلیٰ حضرت کے زمانہ تک کے ذریعہ قادیانیت سے بھی فیضیاب ہوئے۔

دیوبند خدمات

اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے آج کی دینی خدمات کا سلسلہ نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط ہے تبلیغ دین کا کوئی ایسا پلیٹ فارم نہیں جس پر آپ نے اسلام کے حق میں موثر و آواز بلند فرمائی ہو آپ کے قدامت و صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ علوم و فنیہ و فنیہ پر خصوصی مہارت حاصل ہے جس طرح آپ سے مستفیض ہوتے والے علماء و کی تعداد ہزاروں میں ہے اسی طرح آپ کی تہذیب و تمدن سے مستفیض ہونے والے علماء و کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ ایک مثال کے لئے کہ طبعی آپ کی تصنیف کردہ کتب کی تعداد تین ہزار کے لگ بھگ پہنچ چکی ہے۔ اور ہزار سے زائد کتب کا تذکرہ تو علم کے موتی کی کتاب میں مذکور کیا جا سکتا ہے۔ تقریباً کوئی ایسا شخص اور کوئی ایسا موضوع نہیں جس پر آپ نے قلم نہ اٹھایا ہو۔ جہاں آپ نے عوام انسان کی نفسیات کو ملاحظہ فرماتے ہوئے نہایت مختصر کتب تصنیف فرمائی ہیں وہیں علماء و خواص کے لیے تفسیر و شروح احادیث کی فصل میں طویل ترین کتب بھی احاطہ تحریر میں آئے ہیں۔ آپ کی تصنیف کردہ کتب میں تحقیقی مواد پر مشتمل مہول خزائن ہیں۔ آپ کی چند اہم کتب حسب ذیل ہیں۔

- (۱) تفسیر فیض الرحمن (۲) فتاویٰ اویسیہ (۳) توضیح اکمال شریعت (۴) شریعت حدیث اکملہ (۵) شرح ایسا غفری (۶) فضل الہی شریعت صرف بہائی (۷) شرح الفرائض و خیر النعمان (۸) اسد اللہ نویدی شریعت مشرقی معنی (۹) حصہ ۱۰۰ (۱۰) انعمانی شریعت حادی (۱۱) غوث الاعجازی و انعامات الہیہ (۱۲) نیل المرام (۱۳) اشکول اویسی (۱۴) مواہد اویسیہ۔ اس کے علاوہ آپ کی دیگر کتب ایسی بھی ہیں جن میں آپ نے بظاہر فرقوں کا طبعی و تحقیقی اعتبار سے نہایت مدلل انداز میں رد فرمایا ہے۔ والا قرآن کے قسم کے کی بار بار یہودیوں کی شکست فاش کا سبب بنی حقیقہ زمین و آسمان کی گردن آتشیں بنی۔ قلم کی گھڑیوں سے چونکہ اس کے نقش کو

حضور فیض ملت کا عشق رسول اللہ

حضرت امام ایک بلند پایہ اور بزرگ عالم دین ہوتے تھے ساتھ ساتھ نہایت متقی و پرہیزگار اور عشق حق کے اندر میں گہوارا ایک عاشق رسول ﷺ بھی ہیں آپ جو ہر وقت مدینے کی یادوں میں گھومے رہتے ہیں۔ آپ کو مدینے سے الہام و عشق ہے جس کی جھلک آپ کی گفتگو اور تحریر و دلوں میں واضح طور نظر آتی ہے مدینے کی یاد انہیں اکثر و بیشتر تازہ پاتی رہتی ہے آتش عشق و ذرا جوش بکرتی ہے تو فوراً در محبوب حقیقت پر حاضری کے لئے پہنچ جاتے ہیں سرکار ﷺ کے قصہ صحرایہ کرم کے فضائل و بیسیوں مرتبہ مدینے پاک کی حاضری کا شرف حاصل کر چکے ہیں آپ کی دیوانگی کا یہ عالم ہے کہ خود کو مدینے کا ہر کاری لگن پسند فرماتے ہیں۔ بارگاہ رسالت میں حاضری کے وقت خوشی سے انہوں نے ہونے کے ساتھ ساتھ زبان حال سے یوں پکار رہے ہوتے ہیں۔

مرا میں دل رہی میں شاد شادان کا سوالی ہے

لبوں پر اٹھا ہے ہاتھ میں روشنی جالی ہے

لقیر و بے نوا اپنی اپنی جھولیاں بھرو

کہ بازا بہت رحما ہے فیض پر سرکار عالی ہے

عدا شہد کرد و شہر کا کھٹکا نہیں رہتا

مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے

تفہہ فی الدین

آپ کا تفسیر و حدیث کے علاوہ فقہ پر بھی عمیق طور حاصل ہے جس کا ثبوت آٹھ ضخیم جلدوں میں ہزاروں صفحات پر مشتمل آپ کے فتاویٰ حیات میں جو فتاویٰ اویسیہ کے نام سے موسوم ہیں یہ مجموعہ فتاویٰ علمی و تحقیقی مواد پر مشتمل بحرِ بیکار ہے۔ جو جسم قسم کے اصول و معنیوں سے مالا مال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی علوم سے بہرہ مند فرمایا ہے۔ ایک ہی مسئلہ پر دلائل کے انبار لگاتے چلے جاتا آپ کی حکمت و قابلیت اور مہارت کا مدد ہر ثبوت ہیں۔

ایک جوش، ایک ولولہ

آپ اگرچہ بڑا سادہ کی عمر میں داخل ہو چکے ہیں لیکن آپ کا انداز تقریر و تحریر اب بھی جوان ہے۔ کیونکہ ہر موضوع سخن پر آپ کی گرفت نہایت مضبوط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تحریروں سے ایک جوش اور ایک ولولہ

حاصل ہوتا ہے۔ آپ مسلمانوں کی محنت و زحمت کی بحالی کے لئے اپنی تحریروں میں اس امت کے نوجوانوں کی ذہانیں بندھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ انہیں حکمت کی آواز میر گری میں عظمت و سر بلندی کے روشن منار کھڑے کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور فیض ملت کو صحت و تندرستی سے نوازاں تاکہ امت مسلمان کے فیض سے فیضیاب ہوتی رہے۔ بد مذہبوں کی طرف سے رکاوٹوں کا سلسلہ حسب سابق کسی نہ کسی شکل میں جاری رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے عزائم خاک میں ملائے اور قبلہ حضور فیض ملت مولا محمد مصطفیٰ فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ کی حفاظت فرمائے۔ ہمارا ایمان ہے کہ جب تک خالق کائنات عزوجل مدد چاہے اس وقت تک کوئی کسی کو کوئی نقصان یا فائدہ نہیں پہنچا سکتا کیونکہ۔

فتاویٰ میں کہ جس کی حفاظت ہوا کرے

اوٹیں کیوں بھیجے جسے روشن خدا کرے

(مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی)

نوٹ: ہماری تمام قارئین سے گزارش ہے کہ فتاویٰ اویسیہ کی اس جلد میں کسی قسم کی کوئی بھی غلطی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

آپ کی دعاؤں کے طلب کار

جملہ ارکان صمدی و پشاور دہلی

نذرانہ عقیدت

- م۔ منارہ نور فیض احمد اویسی
- ح۔ نیل النہیں فیض احمد اویسی
- م۔ مہربان تھہر رسول خدا ہیں
- د۔ نیل نہیں فیض احمد اویسی
- ف۔ انسانیت میں فاضل طریقت میں کامل
- ی۔ یہ منصب تیرا فیض احمد فیض احمد اویسی
- ض۔ دنیا امام بوطیقا اور شیخ
- ا۔ احمد رضا فیض احمد اویسی
- ج۔ حکمت کا منبع تیرا کاش
- م۔ مہر نوح فیض احمد اویسی
- د۔ در نشاں علوم کے تخرن تیری ہو
- ا۔ انعام خدا فیض احمد اویسی
- و۔ وحید انصاری سرسبز دہلی
- ی۔ یہ طوی تو فیض احمد اویسی
- ص۔ سر مشرک نہ گاہیں جو ذوق میں
- ی۔ یہ احقر نوید فیض احمد اویسی

(محمد جعفر نوید اویسی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد و صلی و سلم علی رسولہ الکریم
فقیر نے قادیان میں اپنے بزرگوں سے ایک بار ملا، میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے
علامہ مفتی سراج احمد صاحب دکن بیرونی ثنائی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پندرہ باقاعدہ دورانی آپ کے
قادیان کے طریقہ کار کو نہ صرف دیکھا بلکہ ان کی توفیق سے یہ دورہ ہوتا رہا آپ نے علم الحیرت بھی فقیر کو
اپنی جدید تحقیق کے مطابق پڑھایا اور بار بار پڑھایا اور ساتھ ہی مسائل کے استخراج کا طریقہ بھی
سکھایا الحمد للہ علی ذلک

حضرت سراج احمد مفتی سراج احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کا تو یہاں بھی مانتے
ہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی خدمت کے بعد بیسٹ کے محققین اور مشائخ نے آپ کی
خدمت کو تسلیم فرمایا۔ اگرچہ آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی بالمشاورت سے
مشرق نہ ہو سکے لیکن آپ کے فیوض علمی سے فائدہ مستفیض ہوتے رہے بلکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا
قدس سرہ نے آپ کے ایک دقیق سوال کی تحقیق کو کرکیتی تو اس وقت سے فقیروں میں منور ہو کر چلے گئے
سنی بن گئے اس کی تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ الدرة البیضاء فی فہمہ احمد رضا (مطبوعہ) میں لکھی
ہے۔ پھر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے محقق میں بریلی شریف بھی حاضر ہوئے لیکن حضور امام احمد رضا خان
محدث بریلوی قدس سرہ کا وصال ہو چکا تھا اور بیچ اسلام شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی دنیا
سے رخصت ہو چکے تھے حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف سے کہیں دور ہوا شریف سے ملے گئے
تھے فقیر اعظم صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی احمد علی عظمیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ خود فرماتے ہیں
اس وقت مولانا سر دار احمد رحمۃ اللہ علیہ محدث اعظم پاکستان صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس زیر تعلیم تھے
انہوں نے ہماری خوب خدمت کی۔ ہر حال فقیر نے اعلیٰ حضرت سے فقیر نے قادیان میں بھی جو ہو جائے۔ پھر
۱۹۵۱ء میں فقیر محدث اعظم پاکستان مولانا سر دار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دورہ حدیث
شریف کے لئے حاضر ہوا تو دوران تعلیم آپ کے قادیان لکھنؤ اور ان کا نقل کرنا فقیر کے ذمہ تھا۔ الحمد للہ آپ
کے فیوض و برکات سے بھی ایک عرصہ تک بہرہ ور ہوا رہا۔ یہ فقیر کی خوش بختی ہے کہ آپ نے بذریعہ مولانا

علامہ محمد عین الدین الشافعی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اس وقت آپ کے دست راست تھے اور جامعہ رشویہ کے امور
کی باگ و بار ان کے ہاتھ میں تھی سے فرمایا کہ ابھی ایک سال یہاں گزارنے تاکہ مزید فیوض و برکات
سے لوازا جائے لیکن انہوں نے فقیر کا عرصہ گزارنے سے معذرت فرمادہ کہ والدین (دکھنا اللہ) بڑھاپے کی
آخری منزل میں تھے اور فقیر کی خدمات کے ضرورت مند تھے اس لئے معذرت کر لی اور آپ نے خاطر قبول
فرمایا کہ ایک دعاؤں سے اجازت بخشی اور اپنی ٹیک دعاؤں سے دارالعلوم کے قیام کا ارشاد فرمایا فقیر نے
والدین کے بڑھاپے کی وجہ سے مجبوراً دیہات حادہ یاد ضلع رجم یا رخان میں ۱۹۵۲ء میں دارالعلوم ضلع
راولپنڈی میں ۱۹۵۳ء میں قادیان کی تعلیم و تدریس کے اثرات دور در تک پہلے اور ساتھ ہی قادیان میں نوکیلی کا سلسلہ بھی
جاری رہا جو حال باری ہے اس کی اشاعت جو نے شیر لانے کے مترادف ہے ابھیست کے اثرات کے حال
زبان ہے اور ابھیست کے فرماؤں و مسائل اپنی استقامت پر اشاعتی امور میں فقیر کا ہاتھ ہمارے ہیں الحمد للہ
مراہل فقیر کی تین ہزار تصانیف سے صرف آٹھ ہزار تصانیف (تفسیر فیوض الرحمن ۲۰) جلد شرح حدائق
الغنی (۶۵) جلد میں سے فی الحال (۱۳) جلدیں شائع ہو چکی ہیں (۱۱) جلدیں شائع ہوئی ہیں اس کے علاوہ
چھوٹے بڑے مسائل و کتب شائع ہو چکے ہیں ان کی اشاعت میں امیر کارواں قافلہ حاجی احمد صاحب اور حاجی محمد
اعظم اور حضرت علامہ سید محمد علی قادری سلمیہ اللہ اور بین الاقوامی مشہور نعت خواں الحاج محمد اویس رضا قادری کراچی
باب المدینہ پاکستان کا زیادہ حصہ ہے ان کے ساتھ سید قادیان میں یہ طریقہ سید محمد منصور اویسی قادری نے بھی
اپنی استقامت پر چند رسائل شائع کئے ہیں قادیان اویسی کی آخیر تنظیم جلد میں اشاعت کی منتظر ہیں اللہ بھلا کرے
اور ان کی صحت یقی پہلے شروع کر اچھی کا کہ انہوں نے اس کی اشاعت کی حامی بھری ہے۔ فی الحال پہلی جلد
ان کے ہر دو کتابوں اللہ سے دعا ہے کہ سب کو مزید نفع بخشیں حبیب اکرم علیہ السلام و سید حضور نعت اعظم سید اشرف
مید القادری بیانی رضی اللہ عنہ ان کی تین ہزار سے زائد کتابیں اس طریق سے پائے تکمیل تک پہنچے گئے اور (کمل
قادیان) فقیر اپنی زندگی میں ان کی اشاعت پر اہل اسلام کو اس سے استعارہ کرتے ہوئے آنکھوں سے دیکھ سکے
آمین و صلوات اللہ علیہ وسلم و اللہ و اصحابہ و اولیاء
امین و علماہ امینہ اجمعین۔ مدینہ کا بیکاری الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رشوی غفرلہ
بیاد پور پاکستان لاہور امیر شریف ۱۳۴۵ھ بروز جمعرات قبل صلوات اللہ علیہ

فقیر

سورۃ	مستقلہ
۱	مستقلہ ۱: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲	مستقلہ ۲: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے۔ کیا کیا؟
۳	مستقلہ ۳: اللہ تعالیٰ نے ہم کو کئی چیزیں سکھائی ہیں۔ کیا کیا؟
۴	مستقلہ ۴: کیا اللہ تعالیٰ کے لیے عاشق کا لفظ استعمال کرنا جائز ہے؟
۵	مستقلہ ۵: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۶	مستقلہ ۶: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۷	مستقلہ ۷: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۸	مستقلہ ۸: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۹	مستقلہ ۹: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۰	مستقلہ ۱۰: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۱	مستقلہ ۱۱: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۲	مستقلہ ۱۲: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۳	مستقلہ ۱۳: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۴	مستقلہ ۱۴: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۵	مستقلہ ۱۵: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۶	مستقلہ ۱۶: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۷	مستقلہ ۱۷: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۸	مستقلہ ۱۸: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۹	مستقلہ ۱۹: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۰	مستقلہ ۲۰: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۱	مستقلہ ۲۱: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۲	مستقلہ ۲۲: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۳	مستقلہ ۲۳: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۴	مستقلہ ۲۴: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۵	مستقلہ ۲۵: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۶	مستقلہ ۲۶: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۷	مستقلہ ۲۷: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۸	مستقلہ ۲۸: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۹	مستقلہ ۲۹: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۳۰	مستقلہ ۳۰: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۳۱	مستقلہ ۳۱: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۳۲	مستقلہ ۳۲: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۳۳	مستقلہ ۳۳: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۳۴	مستقلہ ۳۴: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۳۵	مستقلہ ۳۵: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۳۶	مستقلہ ۳۶: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۳۷	مستقلہ ۳۷: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۳۸	مستقلہ ۳۸: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۳۹	مستقلہ ۳۹: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۴۰	مستقلہ ۴۰: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۴۱	مستقلہ ۴۱: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۴۲	مستقلہ ۴۲: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۴۳	مستقلہ ۴۳: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۴۴	مستقلہ ۴۴: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۴۵	مستقلہ ۴۵: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۴۶	مستقلہ ۴۶: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۴۷	مستقلہ ۴۷: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۴۸	مستقلہ ۴۸: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۴۹	مستقلہ ۴۹: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۵۰	مستقلہ ۵۰: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟

۳۲	مستقلہ ۱۲: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۳۱	مستقلہ ۱۳: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۳۰	مستقلہ ۱۴: اللہ تعالیٰ نے ہم کو کئی چیزیں سکھائی ہیں۔ کیا کیا؟
۲۹	مستقلہ ۱۵: کیا اللہ تعالیٰ کے لیے عاشق کا لفظ استعمال کرنا جائز ہے؟
۲۸	مستقلہ ۱۶: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۷	مستقلہ ۱۷: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۶	مستقلہ ۱۸: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۵	مستقلہ ۱۹: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۴	مستقلہ ۲۰: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۳	مستقلہ ۲۱: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۲	مستقلہ ۲۲: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۱	مستقلہ ۲۳: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲۰	مستقلہ ۲۴: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۹	مستقلہ ۲۵: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۸	مستقلہ ۲۶: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۷	مستقلہ ۲۷: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۶	مستقلہ ۲۸: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۵	مستقلہ ۲۹: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۴	مستقلہ ۳۰: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۳	مستقلہ ۳۱: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۲	مستقلہ ۳۲: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۱	مستقلہ ۳۳: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱۰	مستقلہ ۳۴: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۹	مستقلہ ۳۵: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۸	مستقلہ ۳۶: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۷	مستقلہ ۳۷: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۶	مستقلہ ۳۸: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۵	مستقلہ ۳۹: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۴	مستقلہ ۴۰: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۳	مستقلہ ۴۱: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۲	مستقلہ ۴۲: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟
۱	مستقلہ ۴۳: اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جنتی کو کہتے ہیں؟

مسئلہ (۶۶) کیا قیامت کے دن اللہ کے ایک بندہ کی شہادت سے گناہگاروں کی نجات ہوگی یا نہیں؟

مسئلہ (۶۷) شہادت کے پیچھے لڑکا کیا حکم ہے؟

مسئلہ (۶۸) حضور ﷺ اور انہوں کو کس نسبت میں پکارا گیا؟

مسئلہ (۶۹) حضور ﷺ کے خدا و رسول کو کس طعنت میں لے دیتے تھے؟

مسئلہ (۷۰) طعنت و کلمات انجیل، عہد اسلام اور انہوں کو کرام کے تحت قدرتِ اوت میں نہیں؟

مسئلہ (۷۱) حضور ﷺ پر پیش سے پہلے سے نبی کی حیثیت سے کس سال کے بعد کی ہوئے؟

مسئلہ (۷۲) قبلہ سے قبل میں کیا حاکم تھے؟ اور انھیں کہا کیا گیا؟

مسئلہ (۷۳) حضور ﷺ کسی دور میں یا حضور؟

مسئلہ (۷۴) حضور ﷺ کو کون کون سے معجزات ہوئے؟

مسئلہ (۷۵) جب ساری خلق حضور ﷺ کے نور سے یہ باتوں کی تپا ک، عصمت چھوڑ دی تو انہوں نے کیا؟

مسئلہ (۷۶) کیا حضور ﷺ ہر مخلوق کے نبی ہیں یا صرف اپنے دور سے قیامت کے؟

مسئلہ (۷۷) حضور ﷺ کو اپنی مشن کہا گیا؟

مسئلہ (۷۸) اہلسنت کے نزدیک تمام نبیین کا مقہوم کیا ہے؟

مسئلہ (۷۹) حضور ﷺ کی قریش میں کون سا مہاجر تھا؟ وہ کون سا مہاجر تھا؟

مسئلہ (۸۰) کیا حضور ﷺ کا تلواریا ہرگز زمین پر لگا تھا؟

مسئلہ (۸۱) کیا حضور ﷺ کا سایہ تھا؟

مسئلہ (۸۲) ہرگز کیا یہ اسلام کے تحقق ایسا اعزاز کا جواب؟

مسئلہ (۸۳) کیا نبی لی لڑکا کا حضرت جبریل علیہ السلام سے نکلا؟

مسئلہ (۸۴) ایک خواب کی تعبیر؟

مسئلہ (۸۵) رسول اللہ ﷺ اور ان کے نام رکھنا کیا؟

مسئلہ (۸۶) حضور ﷺ کے نسلِ اہل بیت کے نقش میں ہمہ شریف یا کل شریف یا کوئی آیت قرآنی لکھا گیا ہے؟

مسئلہ (۸۷) بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو قیامت کے علم تھا اس کا طہر شریف اللہ تعالیٰ کو ہے جیسا کہ سورۃ النہم کی آیت اور بخاری کی جگہ سے ہے۔

[illegible]

مسئلہ ۵۸) یا حضور ﷺ سے تعاقب کر ٹھیک لال کا ملبہ دے رکھتے تھے اللہ عز و جل کے حکم سے یہ لال ہی اہم
 آتی ہے؟

مسئلہ ۵۹) قرآن مجید میں آیتوں میں حضور ﷺ سے طغریب نہ ہونے کا ذکر ہے ان کو بھی مذکور؟

مسئلہ ۵۰) حضرت علیؓ سے اسی طغریب سے پائیں؟

مسئلہ ۵۱) یا حضور ﷺ کو عامکان و مایکون کا مرقع؟

مسئلہ ۵۲) قرآن مجید میں اسی آیت کے بعد فرقی کا بیان کیا گیا ہے؟

مسئلہ ۵۳) حدیث میں قرآن مجید کا لفظ آیا ہے یہ دلیل السبب کیلئے ہیں تو اس کو کیا مطلب ہے؟

مسئلہ ۵۴) حدیث میں فرقہ ایچ کے لیے قرآن مجید کا لفظ کیا ہے اس سے حدیث اور مرویات میں یہ قلت افراد
 بھی بہت کم ہیں؟

مسئلہ ۵۵) یا حضور ﷺ سے فرقہ فرقہ کی خبر ہے؟

مسئلہ ۵۶) یا حضور ﷺ سے طغریب کا ثبوت احادیث مبارکہ میں ہے؟

مسئلہ ۵۷) حضور ﷺ سے طغریب پر اعتراض کا جواب؟

مسئلہ ۵۸) قرآن مجید کی آیت میں طغریب کی نئی اور بعض میں اشاعت ہے تو ان میں تحقیق کونسی ہے؟

مسئلہ ۵۹) انھوں نے اگر اعتراض کیا ہے کہ کئی روایتیں ہیں طغریب کا نام تو قرآن میں ہے تو کیا مطلب ہے؟

مسئلہ ۶۰) یا حضور ﷺ سے طغریب نہیں جانتے تھے کہ طغریب کی تکیا یا اللہ کے پاس ہیں؟ کا جواب؟

مسئلہ ۶۱) یا حضور ﷺ سے طغریب جانتے تھے یا نہیں؟

مسئلہ ۶۲) حدیث کا ملبہ نخل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ سے طغریب نہیں جانتے اس کا جواب؟

مسئلہ ۶۳) ایک حدیث کے بارے میں طغریب پر اعتراض اور اس کا جواب؟

مسئلہ ۶۴) حدیث کے واقعہ میں حضور ﷺ سے طغریب پر اعتراض اور اس کا جواب؟

مسئلہ ۶۵) حدیث ایک کے بارے میں طغریب پر اعتراض اور اس کا جواب؟

مسئلہ ۶۶) شہرہ و شریف کی حدیث کے طغریب پر اعتراض اور اس کا جواب؟

مسئلہ ۶۷) طغریب سے حدیث کے ملبہ سے مباحثہ میں؟ کوئی اور بھی جانتا ہے؟

مسئلہ ۶۸) لفظ ۱۰ لال کی ایک حدیث کے بارے میں حکم؟

۲۰۲	مسئلہ (۹۰) آنحضرت ابراہیم علیہ السلام کے بچے تھا یا لدا؟
۲۰۳	مسئلہ (۹۱) گستاخ رسول ﷺ کا شرعی حکم نیز والدین سے صلہ کو کاٹنے والے کا حکم؟
۲۰۵	مسئلہ (۹۲) کیا حضور ﷺ کا سیلا و ہرگز نہ بدعت ہے؟
۲۰۸	مسئلہ (۹۳) حضور ﷺ کا سیلا و شریف کرنا کیسا؟
۲۱۰	مسئلہ (۹۴) حضور ﷺ کی تاریخ و احوال کیا ہے؟
۲۱۱	مسئلہ (۹۵) حضور ﷺ کا سیلا و اور اس میں قیام تعلیق کیا؟
۲۱۲	مسئلہ (۹۶) کیا کیا حرمیں شریف کا کھانا حرام ہے؟ نیز کھانا سنا نہ کھ کر فتنہ نہ جھٹکا؟
۲۱۵	مسئلہ (۹۷) کیا سلف صالحین سے سیلا و شریف کا کوٹ لانا ہے؟ نیز دین و دنیا کا رافع حقیر کرنا کیسا؟
۲۲۲	مسئلہ (۹۸) کیا سیلا و شریف سنانا ہے؟ یا نہ ہے؟
۲۲۹	مسئلہ (۹۹) حضور ﷺ کا قیام و احوال ۱۲ ربیع الاول ۹۱۰ھ - ۱۱ ربیع الاول ۹۱۱ھ؟
۲۳۰	مسئلہ (۱۰۰) سیلا و شریف پر افراش اور اس کا جواز ہے۔
۲۳۱	مسئلہ (۱۰۱) سیلا و شریف سنانا اور اس پر ٹوٹی سنانا کیسا؟
۲۳۲	مسئلہ (۱۰۲) محفل سیلا و اور محفل مذمت عرفانی کا شرعی حکم کیا ہے؟
۲۳۹	مسئلہ (۱۰۳) پرچہ سیلا و اور قلمی سیلا و کو بعد کئے پر افراش اور اس کا نایاب۔
۲۴۲	مسئلہ (۱۰۴) کیا قبر اس کو کھود کرنا جائز ہے؟
۲۴۳	مسئلہ (۱۰۵) بزرگوں کی تصاویر کو رکھنا اور ان پر قلم حرام اور پھول چڑھانا اور گھر میں لٹکا کرنا؟
۲۴۵	مسئلہ (۱۰۶) بزرگوں کے عزائمات پر کچھ ہاتھ لگانا شرعی میں کوئی مذمت ہے؟
۲۴۸	مسئلہ (۱۰۷) کیا کوئی کریم ﷺ نے کفر کوچنے سے منع فرمایا ہے؟
۲۵۰	مسئلہ (۱۰۸) کیا کسی کو جہاد اور گناہ کا شرک ہے حاجت روا اور دوستی کا قیام باہمی دینی ہو؟
۲۵۱	مسئلہ (۱۰۹) عرس کی تعین کیوں؟ نیز وہی اللہ کی وقت کے بعد قرآن پڑھنے کی معتدل وجہ کیا ہے؟
۲۵۲	مسئلہ (۱۱۰) عرس اور ایام کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
۲۵۳	مسئلہ (۱۱۱) نہ تو صرف اللہ کے لیے ہے کیا عوام کا دل و فقیروں کی تفرمانا صحیح ہے؟
۲۵۸	مسئلہ (۱۱۲) کیا ایام کی تفرامین ہے؟
۲۶۰	مسئلہ (۱۱۳) کیا حضرت حسن بصری کی سند از حضرت علی رضی اللہ عنہ صحیح ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب الفتاویٰ

مسئلہ (۱)

شان باری تعالیٰ میں بیعت کا سید استعمال کرنا کیسا ہے؟ مٹاویں کرنا خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں۔
سائل نور بخش پٹالواں

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

شان باری تعالیٰ میں بیعت کا سید استعمال کرنا جائز تو ہے مگر بہتر یہ ہے کہ واحد کا سید استعمال کیا جائے تاکہ توحید پر دل ہر تفصیل کے لئے فقیر کا رساں "اللہ تعالیٰ کے لئے سید بیعت اللہ تعالیٰ تو یا آپ؟ کہنا کیسا" کا مطالعہ کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد فیض احمد اویسی رضوی فطریہ ۱۳۱۷ھ

مسئلہ (۲) اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا کیسا ہے؟

سائل محمد احمد صاحب خانپور کوٹہ

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

نامناسب ہے کیونکہ ہمارے عرف میں میاں کہیں باپ کو اور کہیں شوہر کو کہا جاتا ہے اور عرف شرع پر تعبیر رکھتا ہے چنانچہ عارضی رضی اللہ علیہ نے اس موضوع پر مستقل ایک کتاب بنام "نشر العرف" لکھی ہے۔ مگر یہ یہ لفظ اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال نہیں کرنا چاہئے اگرچہ ان دونوں معنوں میں "اللہ میاں" نہ کہیں لیکن ہم عرف کے خلاف ہے اسی لئے ایسے لفظ سے احتراز لازم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد فیض احمد اویسی رضوی فطریہ ۱۳۱۷ھ

مسئلہ (۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یخضعون للہ والذین امنوا ابو حمزہ فریب دیا جاتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو (پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۹) اس میں طائر باپ و مناد ہے اور باپ و مناد کا نشانہ ہے

خدا دعاء خدا دعاء و هو کفر لہ! ان الذین یابعدونک انما یابعدون اللہ بد اللہ فوق اہلبہم ﴿
(سورۃ الفتح آیت ۱۰) (تفسیر المعداد ج ۱ ص ۲۲)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد فیض احمد اویسی فطریہ

مسئلہ (۴)

بعض لوگ اللہ میاں کہتے اور کہتے ہیں۔ ان میں بعض مولوی بھی ہیں جبکہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے منوع اور مشبوب لکھا ہے اس سلسلے میں حق کیا ہے؟

سائل دین محمد لاہور

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

حضرت مولانا اعظمی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے جو تحریر فرمایا ہے وہی حق ہے یعنی یہ کہ اسم جلالت (اسم اللہ) کے ساتھ میاں (اللہ میاں) لکھنا یا منوع و مشبوب ہے۔ (احکام شریعت)

اضافہ اویسی غفرلہ! احکام شریعت کا دار و مدار عرف پر ہے عرف کو اتنی قوت ہے کہ کلفت اسلیہ کو ترک کر دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ اصول فقہی کے کتاب مثلاً اصول الشاشی، دار الفوائد وغیرہ میں ہے کہ اگر کوئی کہے کہ میں تیرے گھر میں قدم نہ رکھوں گا، اس سے مراد ہوتی ہے کہ میرے گھر نہ آؤں گا۔ یہ عرف ہے اور یہ اتفاقاً ہے کہ اگر کوئی کسی کے گھر سے باہر کھڑے ہو کر پاؤں اس کے گھر میں رکھے وہ حادثہ نہ ہوگا حالانکہ لغوی معنی پر عادت ہو جاتا ہے لیکن میں ہوتا اس لئے کہ لغوی معنی پر عرفی معنی کا غلبہ حاصل ہے اس کو کوئی اس کے گھر میں کھڑے، چپ، کار و دھیرہ پر سوار ہو کر داخل ہوتا ہو جائے گا اگرچہ گھر میں قدم نہیں رکھا تو ثابت ہوگا کہ عرفی معنی کا غلبہ ہے۔ اب لفظ میاں کا عرف دیکھئے۔ یہ لفظ بھی ہندی کیلئے اس کے شوہر پر بولے ہیں مثلاً کسی عورت سے پوچھا جاتا ہے کہ میاں کا کیا حال ہے؟ تو اس سے اس کا شوہر مراد ہوتا ہے کسی خود عورت بھی کہتی ہے کہ میرے میاں یہ کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یونہی ہمارے بعض علاقوں میں اس کا اطلاق والد اور مہر و شخصیت پر ہوتا ہے اور یہ اطلاق بہت مشہور بھی ہے کہ بعض میاں

کہ جو کہ چاہتے ہیں۔ یہ ما کہ مانتین جو کہ کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے یہ معنی لینا کفر ہے۔
سائل نور بخش پٹالواں

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

مفسرین نے ان کے کئی جواب دیئے ہیں (۱) یہاں تجزیہ ہے معنی باب مناد کو مجرور معنی میں لیا گیا ہے جیسے "عاقبت اللص" یعنی میں نے چور کو مڑا دی میں "عاقبت" واحد شتم کا سید ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ چور کو شتم نے مڑا دی لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ چور نے بھی شتم کو مڑا دی۔ اور تجزیہ کی بحث علم معانی میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ (۲) یہاں پر مناد کا تلف ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل تغایر میں اس کی تصریح ہے (۱) غازی میں مذکور ہوا سوال کیا پھر اس کا جواب بھی لکھا۔ چنانچہ صاحب تفسیر غازی لکھتے ہیں۔

فان قلت کیف یخادعون اللہ فیو یعلم الضمائر والسریر فمخادعة اللہ مستعذۃ
قلت ان اللہ ذکر نفسه و اراد بہ رسول اللہ ﷺ و ذالک لغیرہ لامرہ و تعظیم
لشأنہ و قبل ارادہ المؤمنین فکانہم خادعون اللہ و ذالک انہم ظنوا ان النبی ﷺ
و المؤمنین لم یعلیوا حالہم۔ (۲) تفسیر بیضاوی میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے بل المراد اما
مخادعة رسولہ ﷺ علی حذف المضاف او علی ان معاملۃ الرسول ﷺ معاملۃ اللہ
من حیث انہ خلیفۃ کما قال تعالیٰ ﴿من یطع الرسول فقد اطاع اللہ﴾

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۸۰)

﴿ان الذین یابعدونک انما یابعدون اللہ﴾

(پارہ ۶ سورۃ الفتح آیت ۱۰) (تفسیر بیضاوی ج ۱ ص ۲۷)

(۳) تفسیر مدارک میں ہے:

یخادعون اللہ ای رسول اللہ فحذف المضاف کقولہ ﴿واسئل القریۃ﴾

(سورۃ یوسف آیت ۸۲) کذا قال ابو علی رحمہ اللہ وغیرہ ای یظہرون غیر مافی
انفسہم فالخدا ع اتھا و غیر مافی النفس و قد رفع اللہ منزلة النبی ﷺ حیث جعل

صحابیان صاحب اقتدار بھی رہے ہیں وزارت مطلقہ تک بھی پہنچے۔ بعض حاکموں میں اس کا اطلاق ہے۔ زور اور
تکڑور آدمی پر بھی ہو۔ یہ سب کوئی اپنے سے کسی غالب آدمی سے کام نہیں لھوا سکتا تو لوگ کہتے ہیں کہ وہ
تو میاں آدمی ہے وہ بیچارہ کیا کر سکتا ہے غیر وہ غیر۔ جب ثابت ہوا کہ میاں کا اطلاق صرف عام میں اللہ
تعالیٰ کی مخلوق پر ہوتا ہے اس لئے اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر نہیں ہوتا چاہے جلد لا شعوری میں بھی نبوت تک
ابھی پہنچ سکتی ہے۔ علامہ اوزارین فقہاء کرام کا قاعدہ ہے کہ جو لفظ مخلوق کے لئے مستعمل ہوا ہے اللہ تعالیٰ پر
استعمال کرنا کفر ہے۔ مثلاً حاضرہ و ظہر کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے لئے بعض فقہاء کرام کے نزدیک کفر ہے۔ اس
لئے کہ حاضر الحضور سے ہے یعنی کسی جگہ پر متم اور نظر النظر سے ہے یعنی آگہ سے دیکھنا۔ دونوں
بائیں مخلوق کے لئے ہیں اللہ تعالیٰ ان اوصاف سے پاک ہے۔ بعض فقہاء نے تاویلاً ان کا اطلاق جائز رکھا
ہے چنانچہ راہب (شامی) کہتے ہیں کہ اگر حاضرہ و ظہر اپنے معنی میں ہوتا اللہ تعالیٰ کے لئے بولنا کفر ہے اگر
تاویل مستعمل ہوتا جائز ہے۔ ”اسکی مزید تفصیل فقہی تفسیر“

تمسکین الخواطر فی تحقیق الحاضر والناظر
(مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رشیدیہ بہاول پور) میں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد فیض احمد اویسی رشیدی

مصنفہ

کیا کتب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یا نہیں؟

سائل اکبر عابد یاد علی رحیم یار خان

الجواب یہوں الملک الوهاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب
اس کا جواب کاغذین کے مقدمہ پر درج ہے۔ اسی معنی میں اس طرح کا سوال کر کے لکھا (الجواب)
واجب تعالیٰ پر پیدا کر دے شریک خود قادر نیست ہمہ جملہ
متکلمین تصریح ایہ امر میازند کہ حلت مقدوریت امکان
است پس شریک الباری نہ ممتنع است مقدور فخواہ شد و

فیہ شریک الباری ممتنع است بالاجماع و قدرات الہی بر ممتنع
لیست امام فخر الدین رازی و علامہ تفتازانی نویسنده
لا شی من الواجب والممتنع بمقدور لہ تعالیٰ لروال امکان الترك فی الاول
والفعل فی الثانی انتہی

و علامہ علی قاری در شرح فقہ اکبر تحریر می کنند
لہ قبل کل عام یخص کما خص قولہ تعالیٰ ان اللہ علی کل شیء قدیر بما شاء ہ
یخرج ذاته و صفاته و مالم یشاء من مخلوقاته و ما یكون من المحال و وقوعہ فی کائناتہ
والحاصل ان کل شیء تعلقت بہ مشیئہ تعلقت بہ قدرتہ والا فلا یقال ہو قادر علی
المحال لعدم وقوعہ ولزوم کذبہ انتہی۔

و علامہ کمال ابن ابی شریف تلمیذ صاحب فتح القدیر در
شرح رسالہ حاشیہ تصنیف استاذ خودی نویسنده۔

معلق العلم اعم من متعلق القدرة فان العلم یعلق بالواجب والممكن والممتنع
والقدرة اما تعلق بالممكن دون الواجب انتہی۔

اگر در قلب اختلاج این
امر شی کہ عدم قدرت واجب تعالیٰ بر شریک الباری مستلزم عجز اللہ و ہو
المستلزم للنقص۔

در جواب آگفته آید کہ عدم قدر بر امریکہ لائق تعلق حادث
نباشد نقص نیست بلکہ عین کمال است در کتب کلام و فقہ صریح
است عبد الغنی نابلسی در مطالب و قیہ می آرند
قال المحققون المراد بالممكن مالا یجب وجودہ ولا عدمہ لہ انہ قد دخل ما لا
یتصور من الممكنات لا لذاتہ بل لغیرہ کممكن تعلق علم اللہ تعالیٰ لعدم و وقوعہ کایمان
ای جہل و وقع لاین حزم ما ہو بین البطلان حیث قال انہ تعالیٰ قادر علی ان یخلف ولداً

لو لم یقدر علیہ لکان عجراً و قد نقلہ بعض الاشیاء من المبتدع فانظر الی اختلال هذا
المبتدع

معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ کلام الہی میں وجود کذب (جھوٹ) محال
بالذات ہے خواہ کلام انسانی ہو یا لفظی لیکن نام نہاد علماء وہابی نے اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کی ذات مقدسہ کی
طرف ایسے بکروہیب کوشش کیا۔ جس کا تصور بھی مسلمانوں کے واسطے متزلزل ایمان کا باعث ہے۔ چنانچہ
بعض لوگ تو صرف امکان کذب ہی کے حاکم ہوئے ہیں۔ لیکن بعض وقوع کے بھی حاکم ہیں مثلاً مولوی
رشید احمد گنجوی جن کا تحقیقی و علمی فہم اہلسنت اہل حضرت سیدنا و امیر زمان صاحب قدس سرہ
کے کتب نات میں اب تک موجود ہے اور اس کے فتوؤ اکثر علماء اہلسنت کے پاس محفوظ ہیں۔ اسے کتاب
”دیوبندی مذہب“ میں لکھا جاسکتا ہے۔ یاد رہے کہ وقوع کذب باری تعالیٰ کا قول تو بالحق فرق
خالق موجود ہوگی مراد ہے خواہ مولوی رشید احمد گنجوی صاحب کا ہو یا کسی اور کا البتہ ”امکان“ میں جھگڑا
ہے یعنی کیا اللہ تعالیٰ کا جھوٹ ہونا ممکن ہے یا محال، ہم اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا اس سے قطعی پاک ہے
مگر وہ اپنے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا جھوٹ ہونا ممکن ہے (مناوی رشیدیہ، جہد العقل، برہین قاطعہ
مکروہ وغیرہ) جس کی تمام عبارت باق و کاست ہم نے اپنے رسالہ ”دیوبندی دیوبندی فرق“
میں درج کر دی ہے۔ لیکن اس کے کہ میں اپنے اکابر کے ہاتھ سے دلائل پیش کروں مختلف صالحین رحمہم
اللہ تعالیٰ کے اقوال و آراء پیش کئے جاتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ کا وہاں کس کے ہاتھ
میں ہے۔

(۱) قاضی بیاضی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: ﴿و من اصدق من اللہ حدیثاً﴾

(پارہ ۸۷ آیت ۸۷ سورۃ النساء) انکار ان تکرر احدا کثر صدقہا منہ فانہ لا یطرق الکذب الی
خبرہ بوجہ لانہ نقص و هو علی اللہ تعالیٰ محال

(توجہ) اور ان زیادہ صحابہ اللہ سے بات میں۔ اس بات کی نفی ہے کہ کوئی ایک خدا تعالیٰ سے زیادہ
چاہے جو کچھ جھوٹ کسی طرح خدا کی طرف راہیں پاتا۔ کیونکہ جھوٹ عیب ہے اور وہ خدا کیلئے محال ہے

(محشی)

(۲) مقرر الدین رازی یہ اہل سنت اپنی تفسیر میں رقم فرماتے ہیں

المسئله السادسة قوله ﴿و من اصدق من اللہ حدیثاً﴾

ترجمہ اور اللہ سے زیادہ بات میں سچا ہے (سورۃ النساء آیت ۸۷)

استفہام علی سبیل الانکار والمقصود منہ بیان انہ یحب کونہ تعالیٰ صادقاً و ان
الکذب والحذل فی قولہ محال و اما المعترکہ فقد سوا ذلک علی اصلہم و اما
اصحابنا فدلہم الخ

(توجہ) پہلا مسئلہ اللہ تعالیٰ کا قول ﴿و من اصدق الایہ﴾ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سچا
ہونا واجب ہے اور کذب اور کفر اللہ تعالیٰ کے قول میں محال ہے۔ لیکن معترکہ میں انہوں نے اس کو اپنے
اسول پر قائم کیا ہے اور انہوں نے اس کا جواب نہیں ان کی یہ دلیل ہے کہ اگر کذب و کفر حق تعالیٰ پر
ذاتی ہے تو یہ کذب و کفر حق تعالیٰ پر عیب ہے اور عیب واجب ہے۔ ان اصول کو تاریخ المعقولہ
ترجمہ میں نہیں لکھا ہے۔ یہ ۱۲۰۰ دیکھیں

امکان کذب کا قول کفر ہے۔ (۱) اور وہی فراموشی تفسیر مذکور میں فرماتے ہیں۔

لفظ حدوث الکذب هذا عظیم بل یقر من ان یکون کفراً فان العقلاء اجمعوا
علی انہ تعالیٰ منہ عن الکذب انتہی۔

(توجہ) اس بات میں انہوں نے کذب کو کفر قرار دیا ہے۔ بہت ہی ذفا ہے جلد قریب پتھر ہے اس لئے
کہ متاویلاً نے اجماع کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کذب سے منزہ ہے۔

(۲) تفسیر خازن میں ہے ﴿و من اصدق من اللہ حدیثاً﴾ (سورۃ النساء آیت ۸۷ پارہ ۵)
ای لا احد اصدق من اللہ تعالیٰ فانہ لا یخلف المیعاد و لا یجوز علیہ الکذب انتہی۔

(توجہ) اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کوئی ہے اور وہ کلام کے معنی نہیں ہے کوئی زیادہ سچا اللہ تعالیٰ سے اس
لئے کہ وہ خدا تعالیٰ نہیں کرتا اور نہ اس پر کذب جائز ہے۔

(۳) تفسیر روح المعانی جلد ۷ ص ۱۰۶ میں لکھتے ہیں:

الاول انہ نقص والنقص ممنوع اجماعاً والثانی انہ لو اتصف بالکذب مباحانہ

رسول عليهم السلام

[illegible]

۴
ایمان و اسلام و کفر
.....
.....

[illegible][illegible]

... (2)

...
...

...

...

...

...

...

والله تعالى اعلم بالصواب

...

مسئلہ ۲۵۰

...

(۱) اعمی و توفی ۵ رحاء و لاعی ۵

(۲) ۵ رحاء و لاعی ۵ رحاء و لاعی ۵

(۳) ۵ رحاء و لاعی ۵ رحاء و لاعی ۵

...

...

سائل

الجواب بعون الملک الوهاب اللہم ہدایہ الحق والصواب

...

...

والله تعالى اعلم بالصواب

...

مسئلہ ۲۶

...

...

...

...

...

...

سائل

الجواب بعون الملک الوهاب اللہم ہدایہ الحق والصواب

...

...

...

...

...

...

...

وہاں سے لے کر...

۱۰۱) اب اس میں...

۱۰۲) اب اس میں...

۱۰۳) اب اس میں...

۱۰۴) اب اس میں...

۱۰۵) اب اس میں...

۱۰۶) اب اس میں...

۱۰۷) اب اس میں...

۱۰۸) اب اس میں...

۱۰۹) اب اس میں...

۱۱۰) اب اس میں...

۱۱۱) اب اس میں...

۱۱۲) اب اس میں...

۱۱۳) اب اس میں...

۱۱۴) اب اس میں...

۱۱۵) اب اس میں...

۱۱۶) اب اس میں...

۱۱۷) اب اس میں...

۱۰۱) اب اس میں...

۱۰۲) اب اس میں...

۱۰۳) اب اس میں...

۱۰۴) اب اس میں...

۱۰۵) اب اس میں...

۱۰۶) اب اس میں...

۱۰۷) اب اس میں...

۱۰۸) اب اس میں...

۱۰۹) اب اس میں...

۱۱۰) اب اس میں...

۱۱۱) اب اس میں...

۱۱۲) اب اس میں...

۱۱۳) اب اس میں...

۱۱۴) اب اس میں...

۱۱۵) اب اس میں...

۱۱۶) اب اس میں...

۱۱۷) اب اس میں...

قرآن مجید میں متعدد آیات میں تشریح ہے کہ طریقت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو نہیں مانی ہو یا وہ کسی اور چیز پر فرمایا
وعدہ معاتب العیب لا یعلمہا الا هو و یعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقہ
الا یعلمہا ولا حد فی ظنمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین۔
(پارہ ۷ آیت ۵۹ سورۃ الاحقاف)
ترجمہ: وہی کے پاس ہیں سب کچھ کی خبریں جس کی جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ غیبی اور قریبی میں ہے
اور جو چاہے وہ اسے چاہے اور کوئی دانشمندی نہیں کی اندھیرا میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک
روشن کتاب میں نہ لکھا ہو۔
نیز ارشاد فرماتا ہے

لہ غیب السموات والارض (ی ۱۵۰ سورۃ النکھ)۔
ترجمہ: اسی کے لیے ہیں آسمانوں و زمینوں کے سب غیب۔

صاف محمد امجد
الجواب یعون الملک الوہاب اللہم ہدایہ الحق والصواب
ان آیات مبارکہ اور ایسی دیگر آیات جن میں اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے کا ذکر ہے اس کا
مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر غیب کو چاہے والا ہے اور قرآن مجید کی آیات سے رسول کریم ﷺ
کے غیب جاننے کا ثبوت ہے ان سے مراد یہ ہے کہ محبوب خدا ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی عطا ہے غیب کا علم ہے
چنانچہ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ جناب رسالت ﷺ عطا ہے انہی کا وہ کچھ کے عالم میں
یعنی جو کچھ ہو چکا اس کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ ہو رہا ہے یا ہونے والا ہے اس کی بھی خبر کھینچتے ہیں کوئی چیز
آپ کے علم سے دیر نہیں۔
مطالعہ علم کا ثبوت: جہاں تک اللہ تعالیٰ نے علم غیب کو اپنے ساتھ خاص فرمایا دوسری آیات میں
اپنے محبوب بندوں کو عطا فرمائے گا بھی ذکر کر دیا ہے چنانچہ فرمایا

وعلیک ما تم تکر تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما۔ (پارہ ۵ آیت ۱۱۳ سورۃ النساء)
ترجمہ: (اے) محبوب اور تمہیں سکھایا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔
ہاتھ: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ای من الاحکام و
العیب یعنی احکام اور علم غیب اس آیت کے تحت تفسیر حسینی میں ہے "ما کان اور ما یکون کا
علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شب معراج حضور ﷺ کو عطا فرمایا۔ چنانچہ معراج شریف کی حدیث میں ہے کہ ہم
عرش کے نیچے تھے ایک فقرہ ہمارے حلق میں ڈالا گیا۔ پس ہم نے سارے گزشتہ اور آئندہ کے واقعات
معلوم کر لیے۔" ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شریعت کے علوم کے ساتھ ساتھ
غیب کے تمام علوم سے بھی سرفراز فرمایا ہے۔

۲۔ در فرمایا: کان اللہ لہظکم علی الغیب و لکن اللہ یجسی من رسلہ من یشاء۔
(پارہ ۴ آیت ۱۷۹ سورۃ فاطر عمران)

ترجمہ: اور اللہ کی نظر میں نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے۔ ہاں اللہ جن کو چاہے
رسولوں میں سے جسے چاہے۔
ہاتھ: اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے جن کو چاہتا ہے اس
کو غیب پر مطلع فرماتا ہے۔

۳۔ اور فرمایا: وما ہو علی الغیب بغنی۔ (پارہ ۱۰ آیت ۲۴ سورۃ النکھ)
ترجمہ: اور یہی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

ہاتھ: صاحب تفسیر خازن اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں

انہ یاریہ علم الغیب ولا یعمل بہ علیکم و یخبرکم بہ ولا یکتہم الخ
یعنی "رسول کریم ﷺ کے پاس علم غیب آتا ہے اور تم پر اس میں کبھی غصہ نہیں کرتا اور تمہیں اس کی خبر
دیتے ہیں چھپاتے نہیں۔"
تخلیل اسے یہی کہا جا سکتا ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر وہ مناسب خرچ نہ کرے اور جو خرچ کرے

تخلیل میں یہاں قرآن مجید میں اس مقام پر صریحاً سورۃ النور میں ہے کہ آپ
کے پاس خدا تعالیٰ کے علم پر مہربان ہے۔ میں اور آپ نے اس میں کبھی گرتے۔ اور نبی کریم
شان سے سب سے زیادہ مہربان ہیں۔
"مصدق" ۱۲۰۔

رحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ الیان

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ سورۃ الرحمن

ترجمہ: اے محبوب! میں نے انسانیت کی جان (محمد ﷺ) کو پیدا کیا، ما کاں و ما یکون
کا بیان نہیں کر سکتا۔

ہاتھ: اس آیت و تفسیر میں مذکور ہے انا ام کسان خلق الانسان یعنی محمد ﷺ
علمہ الیان یعنی ما کاں و ما یکون لانه کتبہ کان یس عن الاولین والاخرین و
عن یوم الدین۔

(مسئلہ ۵۹۰ ج ۱ ص ۲۶۶)

اس میں ہے: ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ علمہ الیان سے ما کاں و ما یکون یعنی جو
پیدا ہو چکا اور جو ہونے والا ہے۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ آپ امین و آخرین اور قیامت کے دن کی
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔

مذکورہ آیت پر یہ مضمون: "محقق کا ثابت ہے اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قرآن
مبارک، قرآن مجید میں ہی لکھا ہے۔"
۵۔ اور فرمایا۔

و مرنا علیک الکتاب قیامنا لکل شیء (پارہ ۱۲ آیت ۱۶ سورۃ النکھ)

اور ہم نے تم پر یہ کتاب اتارا کہ: سچ کا روشن بیان ہے۔

ہاتھ: معلوم ہو کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو سچ کا علم عطا فرمایا۔

۶۔ اور فرمایا

ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین (پارہ ۵۹ سورۃ الاحقاف)
اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔

ہاتھ: اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں ہے

ولیل ہو عبارة عن کل شیء لان جمیع الاشیاء اما رطبة و اما یابسة۔

دھب دیا اس میں کبھی خشک و تر سے مراد ہر شے ہے اس لیے کہ تمام اشیا یا تر ہیں یا خشک۔

کتاب میں کی تفسیر میں فرمایا

ان المراد بالکتاب المبین هو اللوح المحفوظ لان اللہ تعالیٰ کتب فیہ علم ما یکون
و ما قد کان الخ (ج ۱ ص ۲۰۲)

اعتقاد اس تفسیر کے مطابق کتاب میں سے لائحہ عمل مراد ہے اور وہ نبی کریم ﷺ کے علوم کا ایک
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ آپ کا علم ہمارا۔ اس سے کہیں زیادہ اور حق ہے۔ چنانچہ امام بوہاری رحمۃ اللہ علیہ بارگاہ
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ میں قید فرمادہ شریف فرماتے ہیں: "اس میں ہے۔"

ومن علومہ علم اللوح و العلم اور لوح علم کا علم آپ کے علوم کا بعض حصہ ہے۔

ہاتھ: جنہیں رسول اللہ ﷺ کی تعلیم غیب ہوئی انہوں نے بھی علوم سے دافرحصہ پایا چنانچہ حضرت
شی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

لو شئت لا وفوت لکم تعالین بھرا من علم البقعة التي تحت الباء

(روح البیان و بیان)

میں چاہوں تو تمہارے لیے اسی (۸۰) اونٹ اس نقد (کے علم کی تفسیر کی کتابوں سے) جو ہمارے اسم اللہ
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔

اور سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما جو حضور ﷺ کے طفیل اللہ سبحانی اور قرآن مجید کے عظیم مفسر ہیں،
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔

لوح ضاع لی عقاب بعور لوجدہ فی کتاب اللہ تعالیٰ۔ (الانصاف ج ۲ ص ۱۶۱)

میرے دوست کی مہر گم ہو جائے تو یقیناً میں اسے قرآن مجید سے پاؤں گا۔

دعا ہے اور ہر روز کہہ کر وہ چاہا ہی ہوئی تھا یہ واقعہ کہ خدمت اللہ میں حاضر ہوا اور حضور ﷺ کو اس مقام والہ کی خبر دی اور اسلام لایا۔ حضور ﷺ نے اس کی خبر کی خدمت میں کی۔ چاقو اور جانوروں میں بھی زندہ ہے تو حضور ﷺ کو عالم ماکان و معاش و یحیون جانیں اور بیان کریں۔ مگر انسان ابھی تردد میں ہی رہے۔ علامہ علی قاری (مرقاۃ المفاتیح ص ۱۷۵) میں بخیر کم بعضی و ما ہو کائن کی شرحوں کرتے ہیں

بخیر کم بما مضی ای بما سبق من خبر الا ولیس من فلیکم وما ہو کائن بعد کم ای من بہ الا خیرین فی الدنیا ومن احوال الاجمعین فی العقبے یعنی اس سے معلوم ہو کہ حضرت ﷺ کو کثرت اور آئندہ تم سے پہلو اور تمہارے بعد والوں کی دنیا و آخرتی کے سبب احوال کی خبر دیتے ہیں۔

۸۔ حقیقت

حضور ﷺ وما یحرک الطائر جناحہ الا ذکر لنامہ علما۔

یعنی حضور ﷺ نے ہم سے اس حال میں مخالفت فرمائی کہ کوئی پرندہ ایسا نہیں کہ اپنے بازو بند سے مگر حضرت محمد ﷺ نے ہم سے اس کا بیان نہ فرمایا ہو۔

واللہ: جانشین کو تو درود کا کہ حضرت ﷺ نے دنیا کے جملہ حالات کیسے بیان فرمادیے اور کہ حدیثوں میں گزرا کہ اس روز قیامت تک کے سب حالات بتائے یہ بات ضرور عجیب سمجھ ہوئی کہ ایک دن کا وقت اتنی وسعت کب دکھتا ہے؟ کہ یہ حضرت ﷺ کا مجروح تھا کہ حضرت محمد ﷺ نے ایک ہی دن میں تمام حالات بیان فرمادیے اللہ جل شانہ نے حضرت محمد ﷺ کو یہ قدرت مرحمت فرمائی تھی (عمدة القاری شرح بخاری جلد ۷ ص ۲۱۱) میں ہے

فہ دلالة علی انه اعمر فی المجلس الواحد بجمع احوال المخلوقات من ابتدا نها الی انتها لہا فی ابراد ذلک کلفہ فی مجلس واحد امر عظیم من عوارق العادة کلف ولہ اعطی مع ذلک جوامع الکلم ﷺ یعنی اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ آنحضرت ﷺ نے ایک ہی مجلس میں مخلوقات کی ابتداء

سے آخر تک خبر دینا اور جملہ حالات ایک مجلس میں بیان کرنا محض وہ ہے کیوں نہ ہو جب کہ آپ ﷺ کو اللہ نے علم عطا فرمایا ہے۔

۱۔ جب کل کائنات کے دروازہ کو ایک دن میں بیان کرنا مجروح ہے تو وہاں کہ انکار کریں اس قسم کے معجزات انبیاء علیہم السلام کو عطا ہوتے ہیں چنانچہ

مشکوۃ باب بدأ الخلق و ذکر الاسباء علیہم السلام ص ۸ میں ہے

عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال خفف علی داود الریور فکان یا مر بد واہ فتسرع فیض الی الریور قبل ان تسرع ذوابہ ولا یلا کل الا من عمل بدیہ وواہ البخاری ابی ہریرۃ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور پڑھنا آسان کیا گیا تھا آپ اپنے جانوروں پر زبور کے کلمہ فرماتے ہیں زمین کسی جاتی آپ پڑھنا شروع کرتے اور زمین اُس جتنے سے پہلے آپ زبور ختم کر لیتے اور اپنے کسب سے نکالتے تھے۔

حضور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرامت: اسی حدیث کے تحت (مطالعہ الحق جلد ۱ جہارم ص ۱۸۹) میں سے اللہ تعالیٰ اپنے اچھے بندوں کے لئے زمانہ کو طے ورط کرتا ہے یعنی کبھی بہت سزا زمانہ توڑا ہو جاتا ہے اور کبھی خود اہمیت سا۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے بھی مقول ہے کہ ایک رکاب میں پاؤں رکھتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھتے تک قرآن ختم کر لیتے اور ایک دہائی میں سے طہریم کعبہ سے اس کے دروازہ تک جانے سے پہلے پڑھ لیتے۔

مرقاۃ المفاتیح جلد ۷ ص ۲۱۱ میں ہے

قال النور ہشی بالقول الریور لا ینقص اعجارہ من طریق القراءۃ وقد دل الحکم علی ان اللہ تعالیٰ یطوی الزمان لمن یشاء من عبادہ کما یطوی المکان لہم ولہذا باب لا سبیل الی ادراکہ الا بالقبض الربانی۔

مولانا نور الدین عبد الرحمن جانی تحت الانس فی حضرت القدس میں نقل کرتے ہیں عن بعض المشائخ الہ قرء بقرآن حبس اسلم الحجر الا سودو الر کس الی حبس وصول محادات باب الکعبہ الشریفۃ والقبۃ المنیفۃ وسمعه ابن الشیخ شہاب الدین

السہروردی منہ کلمۃ کلمۃ وحرفاں اولہ الی اخرہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم وبقاعہ ہرور ابواہم

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
کتبہ فیض احمد اکی رضوی فخری

مسئلہ ۵۰

زید کہتا ہے حضور علیہ السلام کو دل کی باتیں معلوم ہو جاتی تھیں۔ مگر کہتا ہے کہ ایسا ماننا شرک ہے ان میں کیا کون ہے؟

سائل عبد الشکور

الجواب ہون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب
زید کہتا ہے حدیث مبارک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی قاطر رضی اللہ عنہ سے کاح کا ارادہ رکھتا تھا مجھے میری کنیز نے کہا کہ حضور علیہ السلام سے عرض کیجئے۔ میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن صیبت سے کچھ نہ بول سکا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے علی پاکو کہنا چاہئے ہوتو کہ لیکن میں بدستور خاموش رہا۔ آپ نے فرمایا تمہارے کان سے میرے پاس آئے۔ سو میں نے عرض کی لیکن ارادہ ہے۔

حافظہ اس حدیث میں حضور علیہ السلام نے حضرت علی کے دل کی بات بتادی۔
فراہدہ در میں جب مشرکین مکہ کو شکست فاش ہوئی اور وہ مکہ پہنچ گئے میر بن وہب مقام جبر میں صفوان بن امیہ کے پاس آکر بیٹھ صفوان نے کہا حضور میں جبر کے بعد میں حرام ہے میر نے کہا واللہ ان کے قتل ہو جانے کے بعد زندگی میں خیر نہیں اگر میر سے ذمہ قرض نہ ہو تا اور میر سے چھوٹے چھوٹے بیٹے نہ ہوتے تو میں ضرور بیٹہ جا کر محمد ﷺ کو قتل کرانا نہ ماننا پہنچا رہے حالت سار کا ریش آئیں تو میں یہ ہمارا رستہ ہوں کہ میں اپنے فرزند کے پاس آیا ہوں جو میر سے صفوان میر کے اس قول سے خوش ہوا اور اس سے کہا تیرا قرض میر سے ذمہ ہے اور تیرے خیال کے مان و تھکا اور کائنات کا میں ذمہ دار ہوں صفوان نے میر کو سواری دی اس کے بے سامان میرا کیا اور میر کی توار پر بیٹھ کر آیا گیا اور اس کو زہر کا بھجوا دیا گیا۔ میر

صفوان سے کہتا ہوں کہ تیرا رشتہ تو مجھے چھپا ہے مگر میرے مذہب میں اور میرے نبی کے دروازے پر اتر اور اپنی سواری کو باندھ دیا اور توار ہاتھ میں لے کر رسول اکرم ﷺ کا قصد کیا۔ طارق اعظم نے جب میر کو من قبیح ارادہ سے آئے دیکھا تو اس کو بکڑ کر بارگاہ نبوت میں پیش کر دیا۔ حضور علیہ السلام نے میر سے پوچھا تو اس نے ارادہ سے آیا ہے میر نے کہا میں اپنے نبی قری فرزند کے پاس آیا ہوں جبر آپ کے پاس ہے آپ نے فرمایا کتنا تو کس نیت سے آیا ہے؟ میر نے کہا میں اپنے قیدی کے بارے میں آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو نے مقام جبر کے پاس صفوان کے ساتھ کیا شرط طے کی تھی؟ میر بن کر ڈر گیا اور اس نے پوچھا میں نے صفوان سے کیا شرط طے کی تھی؟ آپ نے فرمایا تو نے صفوان کو اس شرط سے میر سے کل پر براہمت کیا تھا کہ وہ تیری اولاد کا سکنفل رہے اور تیرا قرض ادا کر دے لیکن خدا تعالیٰ نے تمہارے ان ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا میر نے یہ سن کر کہا اللہ اللہ رسول اللہ تحقیق گفتگو میر سے اور صفوان کے درمیان جبر میں ہوئی اور اس گفتگو کو میر سے اور صفوان کے ساتھ تیرا کوئی نہ تھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس گفتگو کی خبر دے دی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ جبر کے کی طرف پلٹ کر گیا اور اس نے توگوں کو دعوت اسلام دی اس کے ہاتھ پر بہت سے آدمی مسلمان ہوئے۔ پھر حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو فرمایا اسے دین کی باتیں سکھاؤ اور ان کے قیدی چھوڑ دو۔ (رواہ ابی ہریرۃ و الطبرانی)

حافظہ حضرت میر رضی اللہ عنہ کو دولت اسلام صرف اسی مجروح سے نصیب ہوئی یعنی نبی امیہ سے اور وہ بھی ایسا جبر سے اسے اور اس کے راز دان کو معلوم تھا۔ لیکن جب دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف اسکا راز فاش فرمایا بلکہ وہ جبکہ وقت بھی بتا دیا جس دن انہوں نے اپنے راز دان سے شرط طے کی لیکن آج اس عقیدہ کو شرک سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ یہ تحریک اسلام دشمنی ہے یا کھلا جبر طرف یہ کہ نہ صرف میر رضی اللہ عنہ بلکہ ہر خوش قسمت شخص کو اسی عقیدہ کی بدولت اسلام کی دولت نصیب ہوئی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
کتبہ فیض احمد اکی رضوی

مسئلہ ۵۱

کیا حضور علیہ السلام کو ماکان و ما یحیون کا علم تھا؟

فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی طرف سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

موسوی دیوبندی وہابی کی کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اس سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اس سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی طرف سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی طرف سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اس سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی طرف سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی طرف سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اس سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اس سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی طرف سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی طرف سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اس سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی طرف سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۝ اِنَّ اَبَاسَ صَوْلَةَ الْمُتَّقِينَ عَلَيْهِمْ صَلَواتُكَ مِنْ غَافِلِيكَ وَ مِنْ
بَنَاتِي بِعَدَدِكَ مَا خَالِصًا عَدَدَكَ فَهَلْ سَمِعَ صَوْلَةَ اَهْلِ مَحَبَّتِي وَ اَعْرَافَهَا وَ تَعَرَّضَ عَلَيَّ
صَوْلَةً اَنْتَ عَرَفْتَ مِنْ عَرَفَتِهِ

١٠٠٠
 ١٠٠٠
 ١٠٠٠

[illegible][illegible]

فاحتسب من محسن : من : حول : لا حد له . حتى : حتى : محله : في روجه و
 انه : بصراف و بصر : حيث : له : في : قطار : الارض : و في : الملكوت : و هو : به : التي : كان
 عليها : قبل : و قلله : لم : يبدل : منه : شيء : و انه : عيب : عن : الامصار : كما : غبت : الجنة : مع
 كونهم : حياء : باحسان : فاذ : اذ : له : دفع : الحجاب : عن : اوا : اكرامه : موزينه : رأه : على
 حسنه : من : هو : عليها

۱۔ اسی طرح یہ بھی ہے کہ اگرچہ یہ سب باتیں
 اسی طرح ہیں، لیکن یہ سب باتیں
 اسی طرح ہیں، لیکن یہ سب باتیں
 اسی طرح ہیں، لیکن یہ سب باتیں
 اسی طرح ہیں، لیکن یہ سب باتیں

عالمہ کا شمار یہ کریمؐ کی طرف سے کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی قابلِ ستائش ہے کہ اس میں دنیا کی تمام برکتیں جمع ہیں۔ اسی لیے اس کی طرف سے ہر قسم کی برکتیں جاری ہیں۔ اسی لیے اس کی طرف سے ہر قسم کی برکتیں جاری ہیں۔ اسی لیے اس کی طرف سے ہر قسم کی برکتیں جاری ہیں۔

۱۔ یہی وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا۔
 ۲۔ یہی وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا۔
 ۳۔ یہی وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا۔
 ۴۔ یہی وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا۔
 ۵۔ یہی وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا۔
 ۶۔ یہی وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا۔
 ۷۔ یہی وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا۔
 ۸۔ یہی وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا۔
 ۹۔ یہی وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا۔
 ۱۰۔ یہی وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا۔

[illegible]

۱۔ یہ کہ جس نے اپنے لیے ایک خاص مقام یا مقامات کا انتخاب کیا ہے وہ اس مقام یا مقامات پر اپنی زندگی بسر کرے۔
 ۲۔ یہ کہ جس نے اپنے لیے ایک خاص مقام یا مقامات کا انتخاب کیا ہے وہ اس مقام یا مقامات پر اپنی زندگی بسر کرے۔
 ۳۔ یہ کہ جس نے اپنے لیے ایک خاص مقام یا مقامات کا انتخاب کیا ہے وہ اس مقام یا مقامات پر اپنی زندگی بسر کرے۔
 ۴۔ یہ کہ جس نے اپنے لیے ایک خاص مقام یا مقامات کا انتخاب کیا ہے وہ اس مقام یا مقامات پر اپنی زندگی بسر کرے۔
 ۵۔ یہ کہ جس نے اپنے لیے ایک خاص مقام یا مقامات کا انتخاب کیا ہے وہ اس مقام یا مقامات پر اپنی زندگی بسر کرے۔
 ۶۔ یہ کہ جس نے اپنے لیے ایک خاص مقام یا مقامات کا انتخاب کیا ہے وہ اس مقام یا مقامات پر اپنی زندگی بسر کرے۔
 ۷۔ یہ کہ جس نے اپنے لیے ایک خاص مقام یا مقامات کا انتخاب کیا ہے وہ اس مقام یا مقامات پر اپنی زندگی بسر کرے۔
 ۸۔ یہ کہ جس نے اپنے لیے ایک خاص مقام یا مقامات کا انتخاب کیا ہے وہ اس مقام یا مقامات پر اپنی زندگی بسر کرے۔
 ۹۔ یہ کہ جس نے اپنے لیے ایک خاص مقام یا مقامات کا انتخاب کیا ہے وہ اس مقام یا مقامات پر اپنی زندگی بسر کرے۔
 ۱۰۔ یہ کہ جس نے اپنے لیے ایک خاص مقام یا مقامات کا انتخاب کیا ہے وہ اس مقام یا مقامات پر اپنی زندگی بسر کرے۔

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الذي جاء به الهدى والبرهان

الحضرة مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

ملفوظات قائد، یادگار ایسا بہ حالات کے بحرِ حور ہے۔

و كذا في قصص حبيب علي عده حصاره حب في ر د مسمى على سي
في القوس قالو لا يصح عليه في القعدة لا حرد في قوله قالو انشاره الى عده
استخدمه له و الى امه غير مروي عن الائمة كما فناء فان ذلك من المنهار في
عبارتهم ليس اسما وانما والله تعالى اعلم -

[illegible]

ترويح بنهاده الله ورسوله ﷺ له يحرم من قبل يكفر
 (وَقَوْلُهُ يَكْفُرُ) لِأَنَّهُ اعْتَقَدَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَالِمُ الْغَيْبِ فَإِنْ فِي
 الْإِنْبِشَاحِ وَفِي الْحُجَّةِ ذَكَرَ فِي الْمُنَاقَضِ بِهِ لَا يَكْفُرُ لِأَنَّ الْأَشْيَاءَ نَعَرَسَ عَلَى رُوحِ
 سَيِّدِ الْوَسْطَى عَرَفَ بِعَقْدِ الْعَبْدِ لَيْلَهُ بَعْدَ لَيْلِ الْبَطْنِ عَمِي

۱۔ اگرچہ یہ سب باتیں کہیں کہیں مل سکتی ہیں مگر ان کے ساتھ ساتھ
 ۲۔ اگرچہ یہ سب باتیں کہیں کہیں مل سکتی ہیں مگر ان کے ساتھ ساتھ
 ۳۔ اگرچہ یہ سب باتیں کہیں کہیں مل سکتی ہیں مگر ان کے ساتھ ساتھ

وفي سطور واضحة لا تكبر لآباء عجم شدة الحزن

$$-b_1 - \dots - b_{n-1} = -b_n$$

حاصله ان دعویٰ تھیں معارضۂ قسطنطنیہ کے قریب ایک دھوکے دار نے اسے دیکھ کر کہا کہ یہ ایک دھوکے دار ہے اور اسے اس کے ساتھ لے کر چلا گیا۔

و فيها كل اسان غير الانبياء لا يعلم ما اراد الله تعالى له و له لان ارادة تعالى

تو میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

(۲) میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

(۳) میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مکتبہ اوسیدہ جلد اول

(۱) میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

و قالو یدخل فی القبر اے وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 فاندھ اب جو کہ میں نے سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 مگر میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

(۲) میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

و لہذا لہ عسی اس دنیا میں میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 خطبہ وقال و سبب هذا الکراهۃ لان یومہ اما من التوب هو التوب و الاملاۃ من
 التوب و هو الفبا و کلاهما مسجع و کلاهما یجب لاسب و یکرہ لاسم

القبیح
 یعنی اس کی وجہ سے کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

مسئلہ ۷۹

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایہ الحق والصواب

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

کلام جامی کی نو صبیح میں میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

مکتبہ اوسیدہ جلد اول

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

باجل یارب لا مقام لک فی وجہی

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

مسئلہ ۸۰

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

سائل کی کتاب

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایہ الحق والصواب

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

بعد نماز جنازہ صفیں توڑ کر دعا مانگیے کا ثبوت

مسئلہ ۸۱

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔
 میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو کہ میں نے سنا ہے۔

سائل کی کتاب

شرک و کفر کا اتمام کر کے سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کو گایا کرتے تھے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان سے یہ علم کا حکم تو سب کا واسطے زیادہ سخت ہے کیونکہ یہ سب قرآن سے بدتر ہے۔ لہذا یہی ہے کہ ان کے علم سے کفر بکفر و لا یستجاب یعنی وہ خلافت اسلامیہ کے علم سے قتل میں ہیں۔ ان کے ان قتلوں کی جائے گی۔

کما فی المسلول و الشعا و الصوارم و الحمام و فتاوی الامام السبکی رحمۃ اللہ علیہ و غیرہا۔

قرآن کریم ایسے غمزدار و غمزداروں سے اس وقت تک جبراً جاری رکھنے کا حکم ہے جب تک ان کا قتل نہ کرنا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے سب کو نبیوں میں مقرر کیا ہے۔

و قاتلوہم حتی لا یتکون فتنۃ و یتکون الذین کذبوا علیہم کذبا کثیرا۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔
مترجم: اور قاتلوں کو قتل کرنا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے سب کو نبیوں میں مقرر کیا ہے۔
تفسیر: اسلام علیہ السلام کو کئی مسند کا نام ہے۔ ان کی روایت کا نام ہے۔ ان کا بیان ایسا ہے کہ ان کے اصحاب کو شریک و کفر سے اور کذب و دروغ سے محرم کر کے پیغمبر علیہ السلام کی شہادت میں آجائی۔ ان کی کرتے ہیں اور اوروں کو سکھاتے ہیں یہ عمدہ نظر میں کرتے ہیں۔ ان میں سے ابلیس کا نام ہے۔ ان کے بعد وہ ان سے عہد ہو گیا باقی نہیں رہتا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے

وان ینکثوا الیمانہم من بعد عہدہم و علما فی دیکم فقاتلوا ائمتہ الکفر اہم لا یمانہم لہم لعنہم یستون (بارہ ۱۰ آیت ۱۶ سورہ ۱۰۷)

اور اگر عہد کر کے توڑیں اور تمہارے بارہا میں دروغ بولیں۔ ان کے بعد ان کے قتل کر کے ان کی قسمیں پکھنیں تاکہ وہ اہل حق نہ بنیں۔

جو اسلام پر یمن کریں وہ آخر کفر میں تو جو باقی اسلام اور مسلمانات حقیقہ پر یمن کریں ان کے آواز اور اوہدات کو شریک و کفر و دروغ سے نسبت کر کے طاعت کریں۔ مصطفیٰ ﷺ نے یہ دو اہانت و تحقیر و استخفاف کریں اور اہل اسلام کا دل جلا لیں ان سے بدتر نہ ہو۔ ان کا ہینک و سب کافروں اور مرتدوں سے بلا کر دشمن ایمان و یمن میں یوں کا دعویٰ تمہیں و آخر سب مرتدوں اور کافروں

الاجواب عنون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب
ان تہدنا۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳

اس کے لئے ۵۰ روپے۔

فائدہ: کہ اگر اللہ تعالیٰ میں سے کچھ دے دے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ترجمہ: میں نے اس کے لئے ۵۰ روپے دے دیے۔

مسئلہ ۹۳۰

میراث میں سے کچھ دے دے۔

مسائل

الحجاب بعون الملک الوهاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

پرسنوں پر چاہئے کہ جو کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
نہت اور نہی تو ہر شخص کی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
۱۳۲۸ھ میں جو کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
شریف میں ہے: مال عمرو وحمہ قریشی و محمد بن عبد اللہ (بخاری شریف ص ۵۶۶)

اور خدا تعالیٰ بہت ہے

والاعیۃ ویک فحدث (۱۰۰)

اور اپنے رب کی نیت کا خوب پتہ چلے۔

فائدہ: کہ اگر اللہ تعالیٰ میں سے کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
نہت اور نہی تو ہر شخص کی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
۱۳۲۸ھ میں جو کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
شریف میں ہے: مال عمرو وحمہ قریشی و محمد بن عبد اللہ (بخاری شریف ص ۵۶۶)

فہ و لدت و فہ اول علی

ایک دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھے قرآن نازل ہوا (مسئلہ شریف)

قرآن پاک میں جگہ پر حضور ﷺ کی تحریف آوری کا ذکر بڑی شان کے ساتھ فرمایا گیا ہے

فائدہ: کہ اگر اللہ تعالیٰ میں سے کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
نہت اور نہی تو ہر شخص کی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
۱۳۲۸ھ میں جو کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
شریف میں ہے: مال عمرو وحمہ قریشی و محمد بن عبد اللہ (بخاری شریف ص ۵۶۶)

۵۰ روپے دے دے۔

۵۰ روپے دے دے۔

(۱۱۶۶)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ترجمہ: میں نے اس کے لئے ۵۰ روپے دے دیے۔

مسئلہ ۹۴۰

میراث میں سے کچھ دے دے۔

مسائل

الحجاب بعون الملک الوهاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

پرسنوں پر چاہئے کہ جو کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
نہت اور نہی تو ہر شخص کی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
۱۳۲۸ھ میں جو کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
شریف میں ہے: مال عمرو وحمہ قریشی و محمد بن عبد اللہ (بخاری شریف ص ۵۶۶)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ترجمہ: میں نے اس کے لئے ۵۰ روپے دے دیے۔

فائدہ: کہ اگر اللہ تعالیٰ میں سے کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
نہت اور نہی تو ہر شخص کی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
۱۳۲۸ھ میں جو کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
شریف میں ہے: مال عمرو وحمہ قریشی و محمد بن عبد اللہ (بخاری شریف ص ۵۶۶)

۵۰ روپے دے دے۔

۵۰ روپے دے دے۔

فائدہ: کہ اگر اللہ تعالیٰ میں سے کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
نہت اور نہی تو ہر شخص کی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
۱۳۲۸ھ میں جو کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
شریف میں ہے: مال عمرو وحمہ قریشی و محمد بن عبد اللہ (بخاری شریف ص ۵۶۶)

مسئلہ ۹۵۰

حضور ﷺ کا میاں داد اس پر کیا ہے؟

مسائل

الحجاب بعون الملک الوهاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

پرسنوں پر چاہئے کہ جو کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
نہت اور نہی تو ہر شخص کی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
۱۳۲۸ھ میں جو کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
شریف میں ہے: مال عمرو وحمہ قریشی و محمد بن عبد اللہ (بخاری شریف ص ۵۶۶)

عبر حجه

فائدہ: کہ اگر اللہ تعالیٰ میں سے کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
نہت اور نہی تو ہر شخص کی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
۱۳۲۸ھ میں جو کچھ دے دے، اس کے لئے ایک حد ہے جو اس کی دولت میں سے ہے۔
شریف میں ہے: مال عمرو وحمہ قریشی و محمد بن عبد اللہ (بخاری شریف ص ۵۶۶)

۱- در صورتی که در یک سال دو بار در یک منطقه
 ۲- در صورتی که در یک سال دو بار در یک منطقه
 ۳- در صورتی که در یک سال دو بار در یک منطقه

والله تعالى اعلم بالصواب

SIGA *Sierra Leone Government Agency*

• **مقدمه**

١٠٠

١٠١

صالحی کرم، محمد، ۱۳۸۵، ص ۱۰۰

الحجاب يعون الملك الوهاب اللهم هداه الحق والصواب

[illegible]

ب. احوال و حالات و مشور و ملامت و ایضا بضمه قیفاً خبر از حال و

فصل دوم در بیان احوال و سیرت حضرت علی علیه السلام

[illegible][illegible]

والله تعالى اعلم بالصواب

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

16

۱- در صورتی که در یک سال دو بار در یک منطقه آلودگی رخ دهد، باید در آن منطقه یک بار در هر یک از سالهای بعد از آن، آلودگی رخ دهد.

[illegible]

١٠ لا بدخ سال لا طبعه ولا في مبري لا سوبه .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اے اللہ! میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ وہ تجھے اپنے
 بندوں میں سے سچے سچے پیغمبر بنا دے۔

(۲) از حق خبری به کسی رسد که در اختیار خبر و به کسی غایب و به

[illegible]

مسائل و حلها

الحجاب يعون الملك الوهاب اللهم هدنا الحجاب والصواب

[illegible]

جدید دلائل حاضر ہیں

1. $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$ $\frac{d}{dx} x^{-2} = -2x^{-3} = -\frac{2}{x^3}$

2. $\frac{d}{dx} \frac{1}{x^2} = -\frac{2}{x^3}$

3. $\frac{d}{dx} \frac{1}{x^2} = -\frac{2}{x^3}$

[illegible][illegible][illegible]

دانشگاه تهران، دانشکده تربیت مدرس، تهران، ایران

[illegible]

۱۰) سائنس کا یہ تصور ہے کہ ہر شے کے اندر ایک طاقت ہے جسے جذبہ کہتے ہیں۔
 یہ جذبہ جسے ہم جذبہ کشش کہتے ہیں۔ (پیشہ کی بات ہے)۔

(۱) مسلمانوں کو پتہ چاہئے کہ ان کی عیسائی دوستوں کے ساتھ جو معاملہ ہو رہا ہے وہ مسلمانوں کے لئے ایک نیا دور ہے۔

$$v = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\rho} \frac{d\rho}{dt} + \frac{1}{\rho} \frac{d\rho}{dr} \right) = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\rho} \frac{d\rho}{dt} + \frac{1}{\rho} \frac{d\rho}{dr} \right)$$

١٠٠٠

نہایت سے مراد ہے۔ ہمارے ہوشیار لوگوں میں جو غلط فہمیاں ہیں۔

(۹۱) شوق: میں بہت شوقی ^{میلے} حضرت عثمانؓ سے ملاقات میں مدد کرتا رہا۔

[illegible]

نہیں میں ہی نہیں۔ اہل بیت علیہم السلام میں تو دنیا کی عاقبت میں امر میں میں نہیں
 حاکم علیہ السلام۔ امر یہ ہے کہ اس وقت میں امر میں میں نہیں۔ کی دنیا میں امر ہے۔

نہیں ہے۔ یہ سب سے پہلے پتہ چلے گا کہ یہ کون سا ملک ہے۔

تشریف کے ساتھ اور جانتے ہیں کہ اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں
میں نے ان باتوں کو یاد کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ
اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ
میں نے ان باتوں کو یاد کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ
اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ

فائدہ مگر یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں
میں نے ان باتوں کو یاد کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ
اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ

(۱۰) اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں کہ اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں
میں نے ان باتوں کو یاد کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ
اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ

فائدہ مگر یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں

فہم وفی هذا القدر كفاية وبحمد الله تعالى ما بعد خروج عني من هذه
میں نے ان باتوں کو یاد کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ
اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ
میں نے ان باتوں کو یاد کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ
اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ

والله تعالى اعلم بالصواب
ترجمہ اعلیٰ العالیٰ اعلم بالصواب

اولیاء کرام کے متعلق

مسئلہ ۱۱۵

مراتب و درجات کے متعلق ہے۔ (۱) اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں
میں نے ان باتوں کو یاد کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ
اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ

سائل میری نظر اس پر ہے کہ

الحواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب
میں نے ان باتوں کو یاد کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ
اس میں سے کتنی ہی باتیں یاد رہی ہیں۔ یہ باتیں یاد رہی ہیں کہ

(۱) یا ایہا الدین امرا استنبوا الصبر والصلوة

(بارہ ۲۵۳ سورۃ البقرہ)

(۲) وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان

(بارہ ۲۵۴ سورۃ البقرہ)

(۳) یا ایہا الدین امرا استنبوا الصبر والصلوة

(بارہ ۲۵۸ سورۃ البقرہ)

(۴) یا ایہا الدین امرا استنبوا الصبر والصلوة

(بارہ ۲۵۸ سورۃ البقرہ)

(۵) یا ایہا الدین امرا استنبوا الصبر والصلوة

(بارہ ۲۵۸ سورۃ البقرہ)

(۶) یا ایہا الدین امرا استنبوا الصبر والصلوة

(بارہ ۲۵۸ سورۃ البقرہ)

(۷) یا ایہا الدین امرا استنبوا الصبر والصلوة
(بارہ ۲۵۸ سورۃ البقرہ)

(۸) یا ایہا الدین امرا استنبوا الصبر والصلوة

(بارہ ۱۶ سورۃ الکہف)

(۹) یا ایہا الدین امرا استنبوا الصبر والصلوة

(بارہ ۲۵۸ سورۃ البقرہ)

احادیث مبارکہ حضور سرور عالم ﷺ نے بھی بندگان خدا سے وسیلہ کچھ کر دیا ہے جس کی طرف قرآنی

(۱) ان الله تعالى عبدا اختصهم بخلقهم والى الله مرجعهم والى الله الحاقهم

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

(۲) ان الله تعالى عبدا اختصهم بخلقهم والى الله مرجعهم والى الله الحاقهم

جس سے ان کو حق ہو یا محمد نبی ان کو حق ہو لیکن نقصی لی حاجی (۵) انا لا

سنتی بالصبر کیں و ان اذہوا خلیفہ یا عباد اللہ اعبوسی یا عباد اللہ اعبوسی یا عباد

اللہ اعبوسی (۷) تیرے لیے ان مقولوں سے ہے اعبوسی یا عباد اللہ اعبوسی یا عباد اللہ اعبوسی

تو رتوں و ہمہ تمظروں و ہمہ ترجموں و ہمہ نظروں (۹) یا ایہا الدین امرا استنبوا الصبر والصلوة

رضی اللہ عنہما یا محمد (۱۰) کانت عادة اصحاب النبی ﷺ اذا اشبهت بهم

الحروب یا دوا یا محمد یا رسول اللہ یا نصر اللہ انزل امت الکفار۔

مذکورہ باتیں میں اللہ تعالیٰ کی تحقیر سے نہ ہونے کا ثبوت ہے اور نہ اس کے اسلاف

سابقین رحمہم اللہ کی تائید میں نہ ہونے کا ثبوت ہے۔

(۱) حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ

یا رحمۃ للعالمین ارحم بزیل العابدین۔ محبوب الظالمین فی موکب والمردحم

حضرت سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ انا دیکھ یا جہاد یا غیر مرسول بہ

حسبک مقول و مسلک صانع

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔
(۱۳) میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

میں سے ان کا کام ہی ان کی جائزگی پر کرتا ہے۔

۱۱۷۰

۱۱۷۱

۱۱۷۲

۱۱۷۳

۱۱۷۴

۱۱۷۵

۱۱۷۶

۱۱۷۷

۱۱۷۸

۱۱۷۹

۱۱۸۰

۱۱۸۱

۱۱۸۲

۱۱۸۳

۱۱۸۴

۱۱۸۵

۱۱۸۶

۱۱۸۷

۱۱۸۸

۱۱۸۹

۱۱۹۰

۱۱۹۱

۱۱۹۲

۱۱۹۳

۱۱۹۴

۱۱۹۵

۱۱۹۶

۱۱۹۷

۱۱۹۸

۱۱۹۹

۱۲۰۰

۱۲۰۱

۱۲۰۲

۱۲۰۳

۱۲۰۴

۱۲۰۵

۱۲۰۶

۱۲۰۷

۱۲۰۸

۱۲۰۹

۱۲۱۰

۱۲۱۱

۱۲۱۲

۱۲۱۳

۱۲۱۴

۱۲۱۵

۱۲۱۶

۱۲۱۷

۱۲۱۸

۱۲۱۹

۱۲۲۰

۱۲۲۱

۱۲۲۲

۱۲۲۳

۱۲۲۴

۱۲۲۵

۱۲۲۶

۱۲۲۷

۱۲۲۸

۱۲۲۹

۱۲۳۰

۱۲۳۱

۱۲۳۲

۱۲۳۳

۱۲۳۴

۱۲۳۵

۱۲۳۶

۱۲۳۷

۱۲۳۸

۱۲۳۹

۱۲۴۰

۱۲۴۱

۱۲۴۲

۱۲۴۳

۱۲۴۴

۱۲۴۵

۱۲۴۶

۱۲۴۷

۱۲۴۸

۱۲۴۹

۱۲۵۰

۱۲۵۱

۱۲۵۲

۱۲۵۳

۱۲۵۴

۱۲۵۵

۱۲۵۶

۱۲۵۷

۱۲۵۸

۱۲۵۹

۱۲۶۰

۱۲۶۱

۱۲۶۲

۱۲۶۳

۱۲۶۴

۱۲۶۵

۱۲۶۶

۱۲۶۷

۱۲۶۸

۱۲۶۹

۱۲۷۰

۱۲۷۱

۱۲۷۲

۱۲۷۳

۱۲۷۴

۱۲۷۵

۱۲۷۶

۱۲۷۷

۱۲۷۸

۱۲۷۹

۱۲۸۰

۱۲۸۱

۱۲۸۲

۱۲۸۳

۱۲۸۴

۱۲۸۵

۱۲۸۶

۱۲۸۷

۱۲۸۸

۱۲۸۹

۱۲۹۰

۱۲۹۱

۱۲۹۲

۱۲۹۳

۱۲۹۴

۱۲۹۵

۱۲۹۶

۱۲۹۷

۱۲۹۸

۱۲۹۹

۱۳۰۰

۱۳۰۱

۱۳۰۲

۱۳۰۳

۱۳۰۴

۱۳۰۵

۱۳۰۶

۱۳۰۷

۱۳۰۸

۱۳۰۹

۱۳۱۰

۱۳۱۱

۱۳۱۲

۱۳۱۳

۱۳۱۴

۱۳۱۵

۱۳۱۶

۱۳۱۷

۱۳۱۸

۱۳۱۹

۱۳۲۰

۱۳۲۱

۱۳۲۲

۱۳۲۳

۱۳۲۴

۱۳۲۵

۱۳۲۶

۱۳۲۷

۱۳۲۸

۱۳۲۹

۱۳۳۰

۱۳۳۱

۱۳۳۲

۱۳۳۳

۱۳۳۴

۱۳۳۵

۱۳۳۶

۱۳۳۷

۱۳۳۸

۱۳۳۹

۱۳۴۰

۱۳۴۱

۱۳۴۲

۱۳۴۳

۱۳۴۴

۱۳۴۵

۱۳۴۶

۱۳۴۷

۱۳۴۸

۱۳۴۹

۱۳۵۰

۱۳۵۱

۱۳۵۲

۱۳۵۳

۱۳۵۴

۱۳۵۵

۱۳۵۶

۱۳۵۷

۱۳۵۸

۱۳۵۹

۱۳۶۰

۱۳۶۱

۱۳۶۲

۱۳۶۳

۱۳۶۴

۱۳۶۵

۱۳۶۶

۱۳۶۷

۱۳۶۸

۱۳۶۹

۱۳۷۰

۱۳۷۱

۱۳۷۲

۱۳۷۳

۱۳۷۴

۱۳۷۵

۱۳۷۶

۱۳۷۷

۱۳۷۸

۱۳۷۹

۱۳۸۰

۱۳۸۱

۱۳۸۲

۱۳۸۳

۱۳۸۴

۱۳۸۵

۱۳۸۶

۱۳۸۷

۱۳۸۸

۱۳۸۹

۱۳۹۰

۱۳۹۱

۱۳۹۲

۱۳۹۳

۱۳۹۴

۱۳۹۵

۱۳۹۶

۱۳۹۷

۱۳۹۸

۱۳۹۹

۱۴۰۰

۱۴۰۱

۱۴۰۲

۱۴۰۳

۱۴۰۴

۱۴۰۵

۱۴۰۶

۱۴۰۷

۱۴۰۸

۱۴۰۹

۱۴۱۰

۱۴۱۱

۱۴۱۲

۱۴۱۳

۱۴۱۴

۱۴۱۵

۱۴۱۶

۱۴۱۷

۱۴۱۸

۱۴۱۹

۱۴۲۰

۱۴۲۱

۱۴۲۲

۱۴۲۳

۱۴۲۴

۱۴۲۵

۱۴۲۶

۱۴۲۷

۱۴۲۸

۱۴۲۹

۱۴۳۰

۱۴۳۱

۱۴۳۲

۱۴۳۳

بالعالم من عدد المظلمة رضى الله عنه قلنا اللهم انك تعلم ليكن بيتا
فمنه ياتون اليك بعد بيده فاسمعا فيقول (١٣٩٠ هـ)

موجودہ سال کے لئے یہ سہولتیں اختیار کرنے والے طلبہ کی تعداد 177 ہے۔

۱- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از یک بار در یک سال
 ۲- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از یک بار در یک سال
 ۳- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از یک بار در یک سال
 ۴- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از یک بار در یک سال
 ۵- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از یک بار در یک سال
 ۶- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از یک بار در یک سال
 ۷- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از یک بار در یک سال
 ۸- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از یک بار در یک سال
 ۹- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از یک بار در یک سال
 ۱۰- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از یک بار در یک سال

بالحال احرم ما هو متاح بغير المحسب السكبي اسمع قد
قدم غنيا فيه عم ربح ومنى فل محض المطر بسم قد في بعض الاغرام غاستقى
ناسي مرار فلم يستو قاضي وحل صالحي معروف وما لصالح الى قاضي بسم قد فقال
له اني قد رايت رؤيا اعرصه عليك قال وما جز قال رى ابن مخرج لمخرج الناس الى
الامام محمد بن اسمعيل البخاري وبسخرى عند فعي الله ان يستيقا فقال القاضي
بسم ما رايت فخرج الى صبي والناس عند فعي الله ان يستيقا فقال القاضي بسم والناس
عند ابيهم وشعروا بالشفاعة فارسل الله اسماء عظيم مقام ناس من اجدته سمعته امام
او تخرجوا هالا يستطيع احد ان يوصل الى بسم قد من غير اذنه وبس بسم يد وبس بسم
الجل -

Journal of Management Inquiry 16(4)

[illegible][illegible]

المجلس الأعلى للدراسات الإسلامية

سابقہ سلسلہ

الحجاب دعوى الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۔ حق تعالیٰ نے ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔
 ۲۔ ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔
 ۳۔ ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔
 ۴۔ ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔
 ۵۔ ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔
 ۶۔ ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔
 ۷۔ ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔
 ۸۔ ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔
 ۹۔ ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔
 ۱۰۔ ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔

١٠٠٠
 ١٠٠٠
 ١٠٠٠

١٠ - صوبہ کلہو بکھو۔ لی مینڈیہم ویلاحتون احد دی ہندو متوع ویت وعت

[illegible]

معنى صحيحه في عدم فهمه ما بين الله سبحانه وتعالى في اجلسي المذبح في
نفسه بل في انما الامام مالك وقال مثل هذا في هذا الجواب في انما به الله
ورسوله تحييه بعدة فتحيا على

[illegible]

مسند ۹۳

صلى الله عليه وسلم

[illegible][illegible]

و رسوله سبحانه و تعالی علیه

مستطابہ و در بعضی طوق آمدہ من الحدام و البرص و
 بر بعض الخیر پتراب موضع مخصوص کہ اور اصعب گویند
 و ایک بلذات گویند تحصیل یافتہ و آنحضرت سکن بعض
 صاحب مر فرمودہ تار عارضہ تب بدان خاک پاک علاج
 کند و در مدیہ منورہ حلفاء عن سلف این معنی متواتر
 مدہ و در نقل این قراب از بو اتہ لدادی آثار درون یافتہ و انکہ
 مع نقل قراب حرم کنند این خاک را از عموم اب تخصیص
 و اللہ تعالی عنہ و کثر عملاء این علاج و بہ تجربہ ضم
 لمرہ الد شیع مجد الدیب فیور آبادی می فرماید کہ من
 حور تجربہ کردم مر غلامہ بعد کہ مدت سال کامل رفتہ بعارضہ

گر قدر مالندہ بوب یکجادرہ ازین خاک انخ
 و اللہ تعالی عنہ و کثر عملاء این علاج و بہ تجربہ ضم
 لمرہ الد شیع مجد الدیب فیور آبادی می فرماید کہ من
 حور تجربہ کردم مر غلامہ بعد کہ مدت سال کامل رفتہ بعارضہ

مسئلہ ۱۳۵۵
 یادداشتی در خصوص اینکہ در بعضی نسخہ ہا در بعضی نسخہ ہا در بعضی نسخہ ہا

سائل در مہربانہ
 الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایہ الحق والصواب
 یادداشتی در خصوص اینکہ در بعضی نسخہ ہا در بعضی نسخہ ہا در بعضی نسخہ ہا

مسئلہ ۱۳۶۵
 یادداشتی در خصوص اینکہ در بعضی نسخہ ہا در بعضی نسخہ ہا در بعضی نسخہ ہا

سائل تیرہ اشیا یا نہا
 الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایہ الحق والصواب
 یادداشتی در خصوص اینکہ در بعضی نسخہ ہا در بعضی نسخہ ہا در بعضی نسخہ ہا

مسئلہ ۱۳۶۵
 یادداشتی در خصوص اینکہ در بعضی نسخہ ہا در بعضی نسخہ ہا در بعضی نسخہ ہا

و اللہ تعالی اعلم بالصواب
 کتبہ فیض احمدی نخل ۱۹ شعبان ۱۳۹۳ھ

مسئلہ ۱۳۷۵
 یادداشتی در خصوص اینکہ در بعضی نسخہ ہا در بعضی نسخہ ہا در بعضی نسخہ ہا

و اللہ تعالی اعلم بالصواب
 کتبہ فیض احمدی نخل ۱۹ شعبان ۱۳۹۳ھ

[illegible]

حملہ حسدِ ری کا بیانی

۱- ...
 ۲- ...
 ۳- ...
 ۴- ...
 ۵- ...
 ۶- ...
 ۷- ...
 ۸- ...
 ۹- ...
 ۱۰- ...
 ۱۱- ...
 ۱۲- ...
 ۱۳- ...
 ۱۴- ...
 ۱۵- ...
 ۱۶- ...
 ۱۷- ...
 ۱۸- ...
 ۱۹- ...
 ۲۰- ...
 ۲۱- ...
 ۲۲- ...
 ۲۳- ...
 ۲۴- ...
 ۲۵- ...
 ۲۶- ...
 ۲۷- ...
 ۲۸- ...
 ۲۹- ...
 ۳۰- ...
 ۳۱- ...
 ۳۲- ...
 ۳۳- ...
 ۳۴- ...
 ۳۵- ...
 ۳۶- ...
 ۳۷- ...
 ۳۸- ...
 ۳۹- ...
 ۴۰- ...
 ۴۱- ...
 ۴۲- ...
 ۴۳- ...
 ۴۴- ...
 ۴۵- ...
 ۴۶- ...
 ۴۷- ...
 ۴۸- ...
 ۴۹- ...
 ۵۰- ...
 ۵۱- ...
 ۵۲- ...
 ۵۳- ...
 ۵۴- ...
 ۵۵- ...
 ۵۶- ...
 ۵۷- ...
 ۵۸- ...
 ۵۹- ...
 ۶۰- ...
 ۶۱- ...
 ۶۲- ...
 ۶۳- ...
 ۶۴- ...
 ۶۵- ...
 ۶۶- ...
 ۶۷- ...
 ۶۸- ...
 ۶۹- ...
 ۷۰- ...
 ۷۱- ...
 ۷۲- ...
 ۷۳- ...
 ۷۴- ...
 ۷۵- ...
 ۷۶- ...
 ۷۷- ...
 ۷۸- ...
 ۷۹- ...
 ۸۰- ...
 ۸۱- ...
 ۸۲- ...
 ۸۳- ...
 ۸۴- ...
 ۸۵- ...
 ۸۶- ...
 ۸۷- ...
 ۸۸- ...
 ۸۹- ...
 ۹۰- ...
 ۹۱- ...
 ۹۲- ...
 ۹۳- ...
 ۹۴- ...
 ۹۵- ...
 ۹۶- ...
 ۹۷- ...
 ۹۸- ...
 ۹۹- ...
 ۱۰۰- ...

(ف) مندرجہ بالا حوالوں سے روز روشن کی طرح غلط فہمی و کٹاوت کا راقی ثابت ہوئے۔

[illegible]

۱- در صورتی که در یک سال دو بار بارش اتفاق افتد، در هر بار بارش، ۱۰۰ کیلوگرم کود پودر
 ۲- در صورتی که در یک سال یک بار بارش اتفاق افتد، در هر بار بارش، ۲۰۰ کیلوگرم کود پودر
 ۳- در صورتی که در یک سال سه بار بارش اتفاق افتد، در هر بار بارش، ۳۰ کیلوگرم کود پودر

۱۲۔ مسلمانوں کے لئے یہ ہے کہ جو مسلمان کسی قوم یا ملت سے تعلق رکھتا ہو، وہ اس قوم یا ملت کے حقوق و فرائض کو ملحوظ رکھے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے مذہبی فرائض کو بھی ملحوظ رکھے۔

۱- در مورد ...
 ۲- در مورد ...
 ۳- در مورد ...
 ۴- در مورد ...
 ۵- در مورد ...
 ۶- در مورد ...
 ۷- در مورد ...
 ۸- در مورد ...
 ۹- در مورد ...
 ۱۰- در مورد ...

[illegible]

ہرگز کا مشہور فاضل اپنی مشہور کتاب دینیہ میں لکھتی ہیں کہ میں نے حضرت مولانا کا
 طرز اچھے سے حضرت کے مریضوں میں اس کی طوابع اسلام کی پیش کشوں میں حصہ لیا تھا۔ میں نے
 حق دیکھے جنہیں متعدد لوگوں نے اوروں کو اپنا دین چھوڑ کر اپنی جگہ پر لے لیا تھا۔ یہ
 وقت میں نے حاضر کیا تھا، جو سب سے پہلے حضرت کے مریضوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔
 ان کے لئے اس وقت کا یہاں پر اس کا باشندہ تھا۔ اس وقت کے دار اعظم کی پیشکش میں حضرت کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔
 عرب بادشاہ کو مارے اس پر بادشاہ نے کہا کہ میرا دل اس میں نہیں ہو سکتا۔ یہ وہی تھا جس نے
 ان کا۔ جب وہ جواب دیا کہ اسلام کا قانون کیسے اسلام میں بدعت ہے۔ اس وقت کے
 دینیہ میں حضرت کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ ان کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔
 مریضوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ ان کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔
 یہ وہی تھا جس نے اس وقت کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔
 میں نے اس وقت کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔
 یہ وہی تھا جس نے اس وقت کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔

(۱) سی ہفتائے (حدیقہ) میں یہ (حدیقہ) و بدایہ مخلوق سمجھ جائے (کتاب و مدد ص ۱۰۰)

[illegible]

۱۔ یہاں مذکور ہے کہ اس وقت میں - یہاں ۱۰۰۰ سے زائد تھے۔ بعد میں اس پتہ پر - بعد میں علی رضی اللہ عنہ
 ۲۔ یہاں مذکور ہے کہ اس وقت میں - یہاں ۱۰۰۰ سے زائد تھے۔ بعد میں اس پتہ پر - بعد میں علی رضی اللہ عنہ
 ۳۔ یہاں مذکور ہے کہ اس وقت میں - یہاں ۱۰۰۰ سے زائد تھے۔ بعد میں اس پتہ پر - بعد میں علی رضی اللہ عنہ
 ۴۔ یہاں مذکور ہے کہ اس وقت میں - یہاں ۱۰۰۰ سے زائد تھے۔ بعد میں اس پتہ پر - بعد میں علی رضی اللہ عنہ
 ۵۔ یہاں مذکور ہے کہ اس وقت میں - یہاں ۱۰۰۰ سے زائد تھے۔ بعد میں اس پتہ پر - بعد میں علی رضی اللہ عنہ
 ۶۔ یہاں مذکور ہے کہ اس وقت میں - یہاں ۱۰۰۰ سے زائد تھے۔ بعد میں اس پتہ پر - بعد میں علی رضی اللہ عنہ
 ۷۔ یہاں مذکور ہے کہ اس وقت میں - یہاں ۱۰۰۰ سے زائد تھے۔ بعد میں اس پتہ پر - بعد میں علی رضی اللہ عنہ
 ۸۔ یہاں مذکور ہے کہ اس وقت میں - یہاں ۱۰۰۰ سے زائد تھے۔ بعد میں اس پتہ پر - بعد میں علی رضی اللہ عنہ
 ۹۔ یہاں مذکور ہے کہ اس وقت میں - یہاں ۱۰۰۰ سے زائد تھے۔ بعد میں اس پتہ پر - بعد میں علی رضی اللہ عنہ
 ۱۰۔ یہاں مذکور ہے کہ اس وقت میں - یہاں ۱۰۰۰ سے زائد تھے۔ بعد میں اس پتہ پر - بعد میں علی رضی اللہ عنہ

... کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ شخص ایک عظیم الشان عالم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

پیر محمد فیض احمدی کی وفات ۱۳ شوال ۱۳۹۹ھ

مسئلہ ۱۶۳

... کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ شخص ایک عظیم الشان عالم ہے۔

...

سائل محمد رفیق

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

... کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ شخص ایک عظیم الشان عالم ہے۔

... کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ شخص ایک عظیم الشان عالم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

پیر محمد فیض احمدی کی وفات ۱۳ شوال ۱۳۹۹ھ

مسئلہ ۱۶۵

... کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ شخص ایک عظیم الشان عالم ہے۔

سائل محمد رفیق

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

... کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ شخص ایک عظیم الشان عالم ہے۔

... کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ شخص ایک عظیم الشان عالم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

پیر محمد فیض احمدی کی وفات ۱۳ شوال ۱۳۹۹ھ

مسئلہ ۱۶۶

... کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ شخص ایک عظیم الشان عالم ہے۔

سائل محمد رفیق

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

... کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ شخص ایک عظیم الشان عالم ہے۔

... کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ شخص ایک عظیم الشان عالم ہے۔

سائل محمد رفیق

... کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ شخص ایک عظیم الشان عالم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

پیر محمد فیض احمدی کی وفات ۱۳ شوال ۱۳۹۹ھ

مسئلہ ۱۶۶

... کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ شخص ایک عظیم الشان عالم ہے۔

سائل محمد رفیق

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

... کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ شخص ایک عظیم الشان عالم ہے۔

والله تعالى اعلم بالصواب

2121-422-2000

[illegible]

— 1997 — 2000 — 2003 — 2006 — 2009 — 2012 — 2015 — 2018 — 2021 — 2024 — 2027 — 2030 — 2033 — 2036 — 2039 — 2042 — 2045 — 2048 — 2051 — 2054 — 2057 — 2060 — 2063 — 2066 — 2069 — 2072 — 2075 — 2078 — 2081 — 2084 — 2087 — 2090 — 2093 — 2096 — 2099 — 2102 — 2105 — 2108 — 2111 — 2114 — 2117 — 2120 — 2123 — 2126 — 2129 — 2132 — 2135 — 2138 — 2141 — 2144 — 2147 — 2150 — 2153 — 2156 — 2159 — 2162 — 2165 — 2168 — 2171 — 2174 — 2177 — 2180 — 2183 — 2186 — 2189 — 2192 — 2195 — 2198 — 2201 — 2204 — 2207 — 2210 — 2213 — 2216 — 2219 — 2222 — 2225 — 2228 — 2231 — 2234 — 2237 — 2240 — 2243 — 2246 — 2249 — 2252 — 2255 — 2258 — 2261 — 2264 — 2267 — 2270 — 2273 — 2276 — 2279 — 2282 — 2285 — 2288 — 2291 — 2294 — 2297 — 2300 — 2303 — 2306 — 2309 — 2312 — 2315 — 2318 — 2321 — 2324 — 2327 — 2330 — 2333 — 2336 — 2339 — 2342 — 2345 — 2348 — 2351 — 2354 — 2357 — 2360 — 2363 — 2366 — 2369 — 2372 — 2375 — 2378 — 2381 — 2384 — 2387 — 2390 — 2393 — 2396 — 2399 — 2402 — 2405 — 2408 — 2411 — 2414 — 2417 — 2420 — 2423 — 2426 — 2429 — 2432 — 2435 — 2438 — 2441 — 2444 — 2447 — 2450 — 2453 — 2456 — 2459 — 2462 — 2465 — 2468 — 2471 — 2474 — 2477 — 2480 — 2483 — 2486 — 2489 — 2492 — 2495 — 2498 — 2501 — 2504 — 2507 — 2510 — 2513 — 2516 — 2519 — 2522 — 2525 — 2528 — 2531 — 2534 — 2537 — 2540 — 2543 — 2546 — 2549 — 2552 — 2555 — 2558 — 2561 — 2564 — 2567 — 2570 — 2573 — 2576 — 2579 — 2582 — 2585 — 2588 — 2591 — 2594 — 2597 — 2600 — 2603 — 2606 — 2609 — 2612 — 2615 — 2618 — 2621 — 2624 — 2627 — 2630 — 2633 — 2636 — 2639 — 2642 — 2645 — 2648 — 2651 — 2654 — 2657 — 2660 — 2663 — 2666 — 2669 — 2672 — 2675 — 2678 — 2681 — 2684 — 2687 — 2690 — 2693 — 2696 — 2699 — 2702 — 2705 — 2708 — 2711 — 2714 — 2717 — 2720 — 2723 — 2726 — 2729 — 2732 — 2735 — 2738 — 2741 — 2744 — 2747 — 2750 — 2753 — 2756 — 2759 — 2762 — 2765 — 2768 — 2771 — 2774 — 2777 — 2780 — 2783 — 2786 — 2789 — 2792 — 2795 — 2798 — 2801 — 2804 — 2807 — 2810 — 2813 — 2816 — 2819 — 2822 — 2825 — 2828 — 2831 — 2834 — 2837 — 2840 — 2843 — 2846 — 2849 — 2852 — 2855 — 2858 — 2861 — 2864 — 2867 — 2870 — 2873 — 2876 — 2879 — 2882 — 2885 — 2888 — 2891 — 2894 — 2897 — 2900 — 2903 — 2906 — 2909 — 2912 — 2915 — 2918 — 2921 — 2924 — 2927 — 2930 — 2933 — 2936 — 2939 — 2942 — 2945 — 2948 — 2951 — 2954 — 2957 — 2960 — 2963 — 2966 — 2969 — 2972 — 2975 — 2978 — 2981 — 2984 — 2987 — 2990 — 2993 — 2996 — 2999 — 3002 — 3005 — 3008 — 3011 — 3014 — 3017 — 3020 — 3023 — 3026 — 3029 — 3032 — 3035 — 3038 — 3041 — 3044 — 3047 — 3050 — 3053 — 3056 — 3059 — 3062 — 3065 — 3068 — 3071 — 3074 — 3077 — 3080 — 3083 — 3086 — 3089 — 3092 — 3095 — 3098 — 3101 — 3104 — 3107 — 3110 — 3113 — 3116 — 3119 — 3122 — 3125 — 3128 — 3131 — 3134 — 3137 — 3140 — 3143 — 3146 — 3149 — 3152 — 3155 — 3158 — 3161 — 3164 — 3167 — 3170 — 3173 — 3176 — 3179 — 3182 — 3185 — 3188 — 3191 — 3194 — 3197 — 3200 — 3203 — 3206 — 3209 — 3212 — 3215 — 3218 — 3221 — 3224 — 3227 — 3230 — 3233 — 3236 — 3239 — 3242 — 3245 — 3248 — 3251 — 3254 — 3257 — 3260 — 3263 — 3266 — 3269 — 3272 — 3275 — 3278 — 3281 — 3284 — 3287 — 3290 — 3293 — 3296 — 3299 — 3302 — 3305 — 3308 — 3311 — 3314 — 3317 — 3320 — 3323 — 3326 — 3329 — 3332 — 3335 — 3338 — 3341 — 3344 — 3347 — 3350 — 3353 — 3356 — 3359 — 3362 — 3365 — 3368 — 3371 — 3374 — 3377 — 3380 — 3383 — 3386 — 3389 — 3392 — 3395 — 3398 — 3401 — 3404 — 3407 — 3410 — 3413 — 3416 — 3419 — 3422 — 3425 — 3428 — 3431 — 3434 — 3437 — 3440 — 3443 — 3446 — 3449 — 3452 — 3455 — 3458 — 3461 — 3464 — 3467 — 3470 — 3473 — 3476 — 3479 — 3482 — 3485 — 3488 — 3491 — 3494 — 3497 — 3500 — 3503 — 3506 — 3509 — 3512 — 3515 — 3518 — 3521 — 3524 — 3527 — 3530 — 3533 — 3536 — 3539 — 3542 — 3545 — 3548 — 3551 — 3554 — 3557 — 3560 — 3563 — 3566 — 3569 — 3572 — 3575 — 3578 — 3581 — 3584 — 3587 — 3590 — 3593 — 3596 — 3599 — 3602 — 3605 — 3608 — 3611 — 3614 — 3617 — 3620 — 3623 — 3626 — 3629 — 3632 — 3635 — 3638 — 3641 — 3644 — 3647 — 3650 — 3653 — 3656 — 3659 — 3662 — 3665 — 3668 — 3671 — 3674 — 3677 — 3680 — 3683 — 3686 — 3689 — 3692 — 3695 — 3698 — 3701 — 3704 — 3707 — 3710 — 3713 — 3716 — 3719 — 3722 — 3725 — 3728 — 3731 — 3734 — 3737 — 3740 — 3743 — 3746 — 3749 — 3752 — 3755 — 3758 — 3761 — 3764 — 3767 — 3770 — 3773 — 3776 — 3779 — 3782 — 3785 — 3788 — 3791 — 3794 — 3797 — 3800 — 3803 — 3806 — 3809 — 3812 — 3815 — 3818 — 3821 — 3824 — 3827 — 3830 — 3833 — 3836 — 3839 — 3842 — 3845 — 3848 — 3851 — 3854 — 3857 — 3860 — 3863 — 3866 — 3869 — 3872 — 3875 — 3878 — 3881 — 3884 — 3887 — 3890 — 3893 — 3896 — 3899 — 3902 — 3905 — 3908 — 3911 — 3914 — 3917 — 3920 — 3923 — 3926 — 3929 — 3932 — 3935 — 3938 — 3941 — 3944 — 3947 — 3950 — 3953 — 3956 — 3959 — 3962 — 3965 — 3968 — 3971 — 3974 — 3977 — 3980 — 3983 — 3986 — 3989 — 3992 — 3995 — 3998 — 4001 — 4004 — 4007 — 4010 — 4013 — 4016 — 4019 — 4022 — 4025 — 4028 — 4031 — 4034 — 4037 — 4040 —

مسائل حل

الجواب نعمون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

تو نے ایم وئے کو ہے کہ لا خدیجہ الاطفق بہا امی بیتہ

۱۰ و ۱۱ - ۱۲۳۶ اور ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸

[illegible]

الجواب نعم الملك الوهاب اللهم هداية الحق والجواب

فقر، مادی قلت، بے سست، بے ترقی، بے تعلیم، بے علم و پرہیزگار اور مردِ عجب
سخت و تندہ نہیں۔ یہ سب بے شک و شک و شبہ کی بات کاٹا کاٹا حوالہ دے کر اور کوئی ناجائز

[illegible][illegible][illegible][illegible]

والله تعالى اعلم بالصواب

بہارِ مجاہدین، احمدیہ کی نظر۔

414-10-1

ہا انا علیہ واصحابی ہے۔ یہ قول ان کے ہاں میں ہے جو کہ ان کے ہاں میں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فرقہ دہی سے

اهلنا الصراط المستقيم عماد الدين، نعمت عليهم

١٠
 ١١
 ١٢
 ١٣
 ١٤
 ١٥
 ١٦
 ١٧
 ١٨
 ١٩
 ٢٠
 ٢١
 ٢٢
 ٢٣
 ٢٤
 ٢٥
 ٢٦
 ٢٧
 ٢٨
 ٢٩
 ٣٠
 ٣١
 ٣٢
 ٣٣
 ٣٤
 ٣٥
 ٣٦
 ٣٧
 ٣٨
 ٣٩
 ٤٠
 ٤١
 ٤٢
 ٤٣
 ٤٤
 ٤٥
 ٤٦
 ٤٧
 ٤٨
 ٤٩
 ٥٠
 ٥١
 ٥٢
 ٥٣
 ٥٤
 ٥٥
 ٥٦
 ٥٧
 ٥٨
 ٥٩
 ٦٠
 ٦١
 ٦٢
 ٦٣
 ٦٤
 ٦٥
 ٦٦
 ٦٧
 ٦٨
 ٦٩
 ٧٠
 ٧١
 ٧٢
 ٧٣
 ٧٤
 ٧٥
 ٧٦
 ٧٧
 ٧٨
 ٧٩
 ٨٠
 ٨١
 ٨٢
 ٨٣
 ٨٤
 ٨٥
 ٨٦
 ٨٧
 ٨٨
 ٨٩
 ٩٠
 ٩١
 ٩٢
 ٩٣
 ٩٤
 ٩٥
 ٩٦
 ٩٧
 ٩٨
 ٩٩
 ١٠٠

دست معبر و بی چرخ و کمان - تر آتش سبزه نشین بادست معبر
 سبزه تر آتش و چرخ و کمان - آفرید و بر آید - من خسته سبزه نشین لیکن خلاف عالم عید
 آفرینش بود - عرض طریقه سبزه نشین و آفرینش - آفرینش کفر و شرک است و اعتقاد
 آفرینش بود - عرض طریقه سبزه نشین و آفرینش - آفرینش کفر و شرک است و اعتقاد
 آفرینش بود - عرض طریقه سبزه نشین و آفرینش - آفرینش کفر و شرک است و اعتقاد
 آفرینش بود - عرض طریقه سبزه نشین و آفرینش - آفرینش کفر و شرک است و اعتقاد

نہیں کیا ہے۔ اس لئے کہ اگرچہ یہ ایک بڑا بڑا مسئلہ ہے مگر اس کے بارے میں کسی ایک شخص کی رائے سے فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے کہ یہ ایک عظیم الشان مسئلہ ہے جس کا فیصلہ صرف ائمہ کرام ہی کر سکتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

ترجمہ: محمد امین رحمہ اللہ

مسئلہ ۱۹۱

یہ کہ اگرچہ اس مسئلہ میں اس قدر اختلاف ہے کہ کسی کوئی ایک وقت تک اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔

سائل: تیرخان کوٹہ

الجواب دعوی الملک الوہاب اللہم ہدایہ الحق والصواب

مذہب اہل حق و باطل میں اس قدر اختلاف ہے کہ کسی کوئی ایک وقت تک اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔

لما فی البرہۃ المحمودیۃ شرح لہریقۃ المحمدیۃ قال فی لاشاہ الاستہراۃ
بعضہ و بعضہ کفر و عن صاحبہ کلامہ امانۃ علماء الدین کفر و عن المحيط من
سہ غائبہ کفر فیصلہ مرید

مذہب اہل حق و باطل میں اس قدر اختلاف ہے کہ کسی کوئی ایک وقت تک اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔

واللہ اعلم بالصواب

ترجمہ: محمد امین رحمہ اللہ

مسئلہ ۱۹۲

الذین یؤمنون بالملک الوہاب اللہم ہدایہ الحق والصواب

ترجمہ: محمد امین رحمہ اللہ

یہ کہ اگرچہ اس مسئلہ میں اس قدر اختلاف ہے کہ کسی کوئی ایک وقت تک اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔

سائل: تیرخان کوٹہ

الجواب دعوی الملک الوہاب اللہم ہدایہ الحق والصواب

مذہب اہل حق و باطل میں اس قدر اختلاف ہے کہ کسی کوئی ایک وقت تک اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔

یہ کہ اگرچہ اس مسئلہ میں اس قدر اختلاف ہے کہ کسی کوئی ایک وقت تک اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔

یہ کہ اگرچہ اس مسئلہ میں اس قدر اختلاف ہے کہ کسی کوئی ایک وقت تک اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ترجمہ: محمد امین رحمہ اللہ

یہ کہ اگرچہ اس مسئلہ میں اس قدر اختلاف ہے کہ کسی کوئی ایک وقت تک اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ترجمہ: محمد امین رحمہ اللہ

مسئلہ ۱۹۳

ترجمہ: محمد امین رحمہ اللہ

سائل: تیرخان کوٹہ

الجواب دعوی الملک الوہاب اللہم ہدایہ الحق والصواب

یہ کہ اگرچہ اس مسئلہ میں اس قدر اختلاف ہے کہ کسی کوئی ایک وقت تک اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔

یہ کہ اگرچہ اس مسئلہ میں اس قدر اختلاف ہے کہ کسی کوئی ایک وقت تک اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔

الروافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنہما العیاذ باللہ تعالیٰ فہو کافر

ترجمہ: محمد امین رحمہ اللہ

یہ کہ اگرچہ اس مسئلہ میں اس قدر اختلاف ہے کہ کسی کوئی ایک وقت تک اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔

ترجمہ: محمد امین رحمہ اللہ

یہ کہ اگرچہ اس مسئلہ میں اس قدر اختلاف ہے کہ کسی کوئی ایک وقت تک اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔

ترجمہ: محمد امین رحمہ اللہ

یہ کہ اگرچہ اس مسئلہ میں اس قدر اختلاف ہے کہ کسی کوئی ایک وقت تک اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔

رضی اللہ عنہم کو مرتہ اور خارج از اسلام کہتے ہیں چنانچہ

(مروغ کافی ج ۳ ص ۱۶۵) میں ہے عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان الناس اهل ردة بعد النبی ﷺ الا ثلاثة ومن الثلاثة لقال مقداد بن الاسود و ابو ذر غفاری و سلمان الفارسی۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ مرتد ہو گئے سوائے تین صحابیوں کے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا مقداد بن الاسود، ابو ذر غفاری اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم۔ تفصیل کے بجائے ہم اور جو ائمہ اہل بیت ہیں ان کے علاوہ آپ کا مکتوب میں اور بعض کفر سے جو۔

(۱) قرآن مجید حرف سے (۲) امامت نبوت سے افضل ہے (۳) حضرت علیؑ امام مہدیؑ معصوم امام ہیں یہ بارہ امام سابقہ انبیاء سے افضل ہیں (۴) توحید اور رسالت کی طرح امامت پر ایمان واجب ہے (۵) ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو حق پر مانتے والے بھی غیر مومن مانتے ہیں (۶) امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد ﷺ کی یہ یاں حضرت مائتہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی غیر مومن اور منافق ہیں۔ (۷) حالانکہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو قرآن حکیم میں تمام مومنوں کی مائیں فرمایا گیا ہے (۸) خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو سب گناہ (یعنی برائیاں) عبادت ہے۔ (۹) حالانکہ ہود، عا، شوریہ و نوح علیہم السلام (۸) تفسیر یعنی امر حق کے خلاف ظاہر کرنا عبادت ہے (۹) حدیثی بلا گواہوں کے وقتی طور پر کسی غیر حرم مرد و عورت کا باہمی معاہدہ ویرائے جماعت اتنا بڑا عمل صالح ہے کہ اس کی وجہ سے حد کرنے والے جہنم میں امام حسین رضی اللہ عنہ امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضور ﷺ کا درجہ نصیب ہوگا (الحیاء باند) (۱۰) ملاحدہ علامہ حائری لاہوری مجتہد کے والد علامہ سید ابوالقاسم لاہوری کی کتاب پر ہاں الجحدہ اور مولوی دھکو صاحب کی کتاب (تعلیقات صدقات ص ۲۹۹) میں دھکو صاحب مجتہد نے بھی یہ تسلیم کر لیا ہے کہ معصومین نے بھی حد کیا۔ (حد کی تحقیق فقیر کی کتاب حد یا زنا میں ہے۔

تصریحات ائمہ مشایخ و دیگر مذاہب

امام عظیم حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے

المستوفی عن العلماء فمذهب ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ان من انکر خلافتہ الصلیق و عمر رضی اللہ عنہما فهو کافر علی خلاف حکماہ بعضہم و قال الصحیح انہ کافر الخ پس امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ ابوحنیفہ ابوہریرہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کرے وہ کافر ہے بخلاف اس کے کہ نہ انھیں نے دیکھتے کی ہے اور فرمایا کہ صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ:

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب شیخین کفر است و حدیث صحیحہ برآں وال است و رسالہ رد الربوب ص ۱۵ یعنی سب شیخین (حضرت ابوبکر و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما) کفر ہے اور صحیح احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔

(ب) شک نبوت کے شیخین از کافر صحابہ کا یہ کہ افضل انھیں ہیں غلط ہے یہاں موجب کفر و زندہ و ضلالت باشند (ص ۱۵) اس میں شک نہیں کہ شیخین (حضرت ابوبکر و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما) کافر صحابہ ہیں سے ہیں بلکہ ان میں سے افضل ہیں پس ان کی عظیم بلکہ تنقیص بھی کفر و زندہ و ضلالت کا موجب ہے۔

ہر بیضہ علما، اسلام:

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ رد الربوب کی حد تنقیف یہ لکھی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

اذا ظهرت الفتن والدع و سبت اصحابی لبطیہر العالم علمہ و من لم یفعل فعلیہ لعنة الله و الملائكة و الناس اجمعین لا یقبل الله له صرفا ولا عدلا۔

یعنی جب فتنے یا بدعتیں ظاہر ہوں گی اور میرے اصحاب کو برا کہا جائے گا تو اس وقت عالم پر لازم ہے کہ وہ اپنے علم کا اظہار کرے پس جو ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کی نماز فرض قبول کرے گا اور نہ بخش

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

رواؤں اور فرقہ جو سب سب شیخین وغیرہ صحابہ کرام کے حق میں لے کر لے کر اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا درست نہیں اور ان سے بالکل حرکت اور مصلحت کی پاس پناہ نہ کرنا کہ ان کو تہنیر ہو اور دوسرے چاہیں۔

(مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند دیوبند مکمل و مسائل جلد پنجم ص ۱۶۵)

مولوی محمد قاسم آفٹوی ربانی دارالعلوم دیوبند قاسم آفٹوی نے اپنی مشہور تصنیف حدیث فیہ جہاد میں جو ایک شیعہ مجتہد مولوی محمد صاحب کے خط کے جواب میں ہے مسئلہ منقول محققانہ بحث کی ہے اسی کتاب میں مذہب اہل سنت کی حقانیت کے سلسلہ میں لکھا ہے آخر مذہب اہل سنت شہادت کا کام اللہ اور حضرت رسول اللہ ﷺ صحیح اور مذہب شیعہ شہادت کا کام اللہ اور حضرت رسول اللہ ﷺ کا کام ہے۔ (ص ۵) سورۃ الفح کی آیت لیحط بہم الکفار کی تفسیر میں لکھتے ہیں یعنی یہ جو کچھ صحابہ کے حق میں کہا گیا تو کفار یعنی ان کے دشمنوں کو جانے اور چارے کیلئے کہا گیا ہے یہاں ان کا کام عظیم خداوندی ہے کہ بعد کے تمام احوال کی طرف اشارہ فرمادیا۔ خدا آیتوں میں ہی معصومین کو شیعہ اور اہل مذہب اور خوارج سمیت ہر کسی کو اللہ کے حق میں قازیاں کرے گی اور ان کی قدر و منزلت جو خدائی درجہ میں ہے کو بخوبی یاد کرے گی۔ (ص ۷۳)

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

محبوب سبحانی نقیب ربانی حضرت سید مہد القادر جیلانی قدس سرہ نے غایۃ العاجین میں یہ حدیث درج کی ہے

سیحی، فی اخر الزمان لوم ینتصون اصحابی فلا تجالسوہم و لا تنساروہم و لاتواکلوہم و لاتساکحوہم و لاتصلوہم

یعنی آخر زمان میں ایک قوم ہوگی جو میرے اصحاب کی تنقیص شان کرے گی جس قسم ان کی مجلس میں نہ بیٹھوں نہ ان سے مل کر بیٹھوں اور نہ کھانہ نہ ان سے رشتہ بندی کرو نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھوں نہ ان سے مل کر نماز پڑھوں۔

مولوی حسین احمد مدنی کانگریسی دیوبندی:

اس سے کسی نے شیعوں کے کھانے پینے کے متعلق استفسار کیا تو کہا کہ شہادت شریعت کو پہنچ چکا ہے کہ شیعہ اگر سنی کو کھانا پانی دیتے ہیں تو اس میں نجاست ضرور ملا دیتے ہیں اگر کوئی موقع نہیں ملتا تو تھوک ضرور دیتے ہیں اس کے سنی موقع اس سے احتراز چاہیے۔ (مکتوبات شیعہ الاسلام جلد اول ص ۳۰۱)

امام احمد رضا فاضل بریلوی کا فتویٰ:

اہلسنت مسلک کے مشہور مجدد امام احمد رضا خان قدس سرہ فرماتے ہیں تحقیق مقام تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی حرمی جو حضرت شیخین (حضرت ابوبکر و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما) خود ان میں سے ایک کی شان میں گستاخی کرے اگر صرف اس قدر کہ امام و خطیب برحق نہ مانے کتب معتبرہ و فقہی کی تصریحات اور علامہ آخر تاریخ فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقا کافر ہے۔ (رد الربوب ص ۳)

(۲) رافضی اگر مولوی کرم اللہ وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل جانے بدعتی کمراد ہے اور اگر خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔ (ایضاً ص ۳)

(۳) اسی طرح خلافت فاروق عظیم رضی اللہ عنہ کا منکر بھی ترکول میں دو کافر ہے۔ (ایضاً ص ۵)

(۴) جو کسی غیر نبوی کوئی سے افضل کہے یا انعام مسلمان کافر ہے بے دین ہے۔ (ایضاً ص ۱۷)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد فیض احمد اویسی خٹہ

مسئلہ ۱۹۸

کیا حکم ہے اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ رافضیوں کی مجلس میں مسلمانوں کو جانا اور مرثیہ سننا ان کی نیازی چیز ہیں خصوصاً آخروں پر حرم کو جہان کے یہاں نہ ضروری ہوتی ہے کھانا پانا نہ بے نیاس؟ حرم میں بعض مسلمان ہرے رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں اور یہاں پیروں کی بابت کیا حکم ہے؟

سائل عبدالحیہ

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

امام محمد وسیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ جانا اور مرثیہ سننا حرام ہے۔ اکی نیازی چیز

نہی جائے۔ اگلی تاریخ میں اور وہاں کیا سب سے خالی نہیں ہوتی۔ تم اگر تم ان کے ناپاک عقیدے کی پائی ضرور ہوتا ہے اور وہ خلیفہ معین سے۔ اور اس میں شرکت ہو جب اہل حق سے اور جو کچھ سے حالت سبک میں اور سبک کرنا ہے۔ لہذا یہ کہ شہار طہیانی ان میں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مہر و المہربان احمد رضا مفتی عزاہد بن عبدالحق صاحب مدظلہ العالی علیہ

مسئلہ ۱۹۵:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ بیعت و اجتماع کو رافضیوں سے منع کرنا کھانا پینا اور رافضیوں سے سوا سب خیر نہ پڑے یا نہیں اور جو شخص کسی ہو کر ایسا کرتا ہے اس کی نسبت شرعاً کیا حکم آیا دو شخص دائرہ بیعت و اجتماع سے خارج ہے یا نہیں اور شخص مذکورہ بالا سے تمام مسلمانوں کو اپنے دینی و دنیوی تعلقات منقطع کرنا چاہیے یا نہیں؟

سائل: میرا احیاء

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

روافضی زمانہ ملایم و مہربان ہیں کھانا پینا اور وہاں سے کوئی معاملہ اہل اسلام کا سا کرنا حلال نہیں ان سے میل جول نسبت برعاست سلام کلام سب حرام ہے۔

قال اللہ تعالیٰ و اما یسبیک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین

مولوی عبد الشکور لکھنوی دیوبندی:

جو شخص بھی شیعوں کو اسلامی فرقوں میں سمجھتا تھا اور جس میں اس کی شخصیت یہ تھی کہ مذہب شیعہ کی کیفیت سے پوری واقفیت نہ تھی اگرچہ نہ نسبت اپنے معاصرین کے پھر بھی بہت زیادہ تھی جب قرآن شریف کے متعلق شیعوں کا عقیدہ معلوم ہوا اس وقت میں نے اپنے خیال سابق سے رجوع کر لیا شیعوں کے اور عقائد تو مجھے بھی ہیں وہ تو ہیں ہی مگر تمام صحابہ کرام کو بلا استثناء کاذب اور گھٹنے کے تین چار کو سمجھی کر کے باقی سب کو مذہب کہنا ایک ایسے فساد و فحش کی بنیاد ہے کہ یہ عقیدہ رکھنے والا یقیناً اسلام کے دشمن کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا پھر اس پر بھی قاعدہ نہ کر کے قرآن مجید کو کفر کہنا اور اس میں پانچ قسم کی تحریف کی زائد اور وہ ہزار و ہزار ہیں کرتا تھا

گھر صرف ہے علمائے سابقین میں بعض حضرات نے شیعوں کو اہل کتاب کے حکم میں داخل کیا ہے یعنی ان کا ذبیحہ حلال ہے اور ان کی لڑکی لینا جائز ہے لیکن یہ فتویٰ بھی مذہب شیعہ سے واقفیت پہنچی ہے عقیدہ تحریف کے معلوم ہونے کے بعد ہرگز کسی طرح ان کے ذبیحہ کو حلال نہیں کہا جاسکتا اور نہ ان کی لڑکی لینا جائز ہو سکتا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس مسئلہ پر تمام علمائے ہندوستان غور فرما کر متفقہ فتویٰ شائع کریں کیونکہ شیعوں کو مسلمان سمجھنے سے بڑی ضرورتیں ہیں الہی کو پہنچ رہی ہیں۔

(الحکم لکھنؤ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۴۵ء)

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کا ارشاد:

بلاشبہ فرقہ امامیہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت سے منکر ہے اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے جس نے انکار کیا وہ اہل باطن کا منکر ہوا چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے

الرافضی اذا کان یسب الشیعین و یمنعہما العباد باللہ لہو کافر و ان کان یفضل علیا کرم اللہ وجہہ علی ابی بکر رضی اللہ عنہ لا یكون کافر لکنہ مبتدع و لو لذلک عائشہ رضی اللہ عنہا بالزنا فلہ کفر الخ

یعنی رافضی جو پراکین ہو حضرت شیعین کو اور ان حضرات پر لعنت بھیجتا ہو نعوذ باللہ من ذلک کافر ہے اور اگر برائت کہتا ہو مگر اس امر کا قائل ہو کہ حضرت ابوبکر پر حضرت علی رضی اللہ عنہما کو فضیلت حاصل ہے تو وہ کافر نہیں البتہ بدعت ہے اور اگر عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں قدح کا مرتکب ہو تو وہ بھی کافر ہے الخ۔

(فتاویٰ عزیزی موب ص ۳۷۸)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ فیض احمد اکی ٹرول ۱۵ رجب ۱۴۱۱ھ

مسئلہ ۱۹۶:

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ عاشورہ کے دن کھل لگا آنکھ لگا اور افاعت شبوات پر صائم نہ کھانا کھاتا ہے جس کی مجلس حرم مرید متعین کیا حکم ہے؟

سائل: شاد آباد راجہ پاران

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

پانی یا شربت کی کھل لگا جبکہ تیت تک ہو بالخصوص ارواح طیبہ اہل بیت اطہار اور شہداء کے گرد چارواں شہد بہر و مستحب کا ثواب ہے حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

اذا کثرت ذلویک فاسق لماء علی الماء فتناثر کما یثاقو الورق من الشجر فی الوبیح لو اصف۔

جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پڑا گناہ چھڑ جائیں گے جیسے تخت آدمی میں بیل کے پتے (کنز العمال) اسی طرح کھانا کھانا آنکھ پاشنا بھی باعث اجر ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

ان اللہ یدہی ملائکتہ بالذین یطعمون الطعام من عبیدہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں فرشتوں کے ساتھ مباحات (یعنی فحش) فرماتا ہے (کہہ دیکھو کیا اچھا کام ہے)۔

انتباہ آنکھ لگانے کے لیے ہیں کہ لوگ چھوٹے پر مینہ کروٹیاں پھینکتے ہیں، کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں، کچھ زمین پر گرتی ہیں پاؤں کے نیچے آتی ہیں یہ سب ہے کہ اس میں رزق الہی کی ہے حرجی ہے بہت عار، نئے تو روپوں پیسوں کا لانا جس طرح کہیں، انہما کی چھاد میں معمول ہے منع فرمایا ہے کہ وہ یہ سب کا بھیجنے کا سخت ہے اور ہے۔ بڑا یہ میں ہے

هل یباح نثر الفراہم قبل لا یاس بہ و علی هذا الذنائب و الفلوس و قد یستدل من کثرہ بقولہ ﷺ افراہم و الذنائب حمتان من خواتیم اللہ فمن ذہب بخاتم من خواتیم اللہ قطبت حاجتہ

(یعنی کیا اور اہم کا لانا جائز ہے؟ کہا گیا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور انہیں پدیدار اور شیعوں کو

قیاس کیا گیا ہے اور میں نے اس نے کو محدود قرار دیا اس نے رسول اکرم ﷺ کے اس قول مبارک سے دلیل پکڑی ہے کہ در اہم اور تابع اللہ تعالیٰ کی مہربوں میں سے مہربوں میں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مہربوں میں سے کسی مہرب کو ملے جائے تو اس کی حالت چرہ پوری ہو جائے گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ فیض احمد اکی ٹرول

بیت مالخیر

گزارش اگر آپ کو کسی کوئی غلطی ہے تو ہمیں رجوع کریں۔ اراکین مدنی پبلشرز کراچی

مدیر کے طلباء کے لئے اصول حدیث پر ایک مفید کتاب
﴿ناصر الاصول فی حدیث الرسول ﷺ﴾
مصنف: فاضل نوجوان علامہ مولانا ناصر الدین ناصر الدین
باہتمام: محمد احمد مدنی (بغداد)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فیض ملت رئیس تحریر حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ

کی تحریر کردہ کتب

(۱) فتاویٰ اویسیہ جلد اول

(۲) شادی خاندان آبادی

(۳) مردوں کی زندوں سے ملاقاتیں

(۴) حضور ﷺ ہر شے کی بولی جانتے ہیں

(۵) نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے مشاغل

(۶) ماں کے پیٹ میں کیا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صدیقی پبلشرز کی جانب سے منظر عام پر آنے والی بہترین کتاب جو تقریباً پچپن
(۵۵) سال کے بعد دوبارہ شائع ہونے والی کتاب ہے جس کا نام ہے

﴿انوار آفتاب صداقت﴾

جس کے بارے میں امام اہلسنت مجدد دین و ملت عظیم المرتبت مولانا الشاہ امام احمد
رضا خان نے فرمایا: فقیر غفرلہ المولانا تقدیر نے مولانا المنکرم ذی اللطف والکرام حامی
سنت ماقی بدعت را شہدار شہد مولوی قاضی فضل احمد ایدہ اللہ بفضلہ وکرم وحمد کی یہ
کتاب انوار آفتاب صداقت خود مصنف کی زبان سے بالا ستیاعاب سنی ان کے ثبات علی
الیقین وصلاحات فی الدین مہتدین واپانت مفسدین پر حمد الہی بجالا یا واللہ الحمد فی۔ اور آخر
میں فرمایا فقیر اپنے تمام اخوان اہلسنت اور بالخصوص برادران طریقت سے اس کتاب کی
سفارش کرتا ہے

اس کے علاوہ پاک ہند کے تقریباً (۴۱) علماء کرام جن میں

پیر طریقت رہبر شریعت بانی دین ملت محدث علی پوری مفتی پیر جماعت علی

شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور

علوم معقول و منقول فاضل تحریر مولانا مولوی محمد غلام وگلگیر رحمۃ اللہ علیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



دَارُ الْحَدِيثِ وَالْتَفْسِيرِ وَالتَّحْقِيقِ

دَارُ الْحَدِيثِ وَالْتَفْسِيرِ وَالتَّحْقِيقِ کے کمرے کے باہر کا منظر



لائبریری کا منظر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علوم معقول و منقول فاضل نوجوان مفتی محمد قاسم قادری دامت برکاتہم العالیہ
کی مشہور کتب

﴿ایمان کی حفاظت﴾

﴿اللہ کی عطائیں﴾

الفضل الموبہی فی معنی اذ اصح اللہ یتفقو مذہبی المعروف

﴿دو غیر مقلدین﴾

فقیر العصر حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر مفتی محمد ابوبکر صدیق دامت برکاتہم العالیہ

کی جدید مسائل پر تحقیقات کا مجموعہ

﴿رسائل ضیائیہ حصہ اول و حصہ دوم﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صدیقی پبلشرز کراچی کی

انشاء اللہ عنقریب آنے والی کتب

(۱) رسائل فیائے حصہ دوم

مفتی محمد ڈاکٹر ابو بکر صدیق دامت برکاتہم العالیہ

(۲) فتاویٰ اویسیہ جلد دوم

رئیس تحریر شیخ التفسیر والحديث مفتی محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ

(۳) فتاویٰ فیضیہ

مناظر اسلام مفتی محمد منظور احمد فیضی دامت برکاتہم العالیہ

